عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۲۲ تا ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ مطابق ۸ تا ۱۵ دسمبر ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۴۶

سالانہ ختمِ نبوّت کانفرنس صوابی

مزاجِ نبوّت اور اس کی حفاظت کی ضرورت

تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قادیانی ویڈیوز کا پوسٹ مارٹم

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

آپ کے مسائل

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

ایک ہی رکعت میں مختلف سورتوں سے تلاوت کرنا

س:...... پوچھنا یہ ہے کہ میں مغرب کے نوافل میں کبھی کبھار عم پارے کی مختلف سورتوں میں سے ہر ہر سورت سے صرف ایک ایک آیت پڑھتا ہوں۔ جب دس سورتوں کی دس آیات پڑھ لیتا ہوں، پھر رکوع کر کے رکعت پوری کرتا ہوں۔ اس طرح دوسری رکعت میں بعد والی دس سورتوں سے ایک ایک آیت پڑھتا ہوں۔ کیا نوافل میں اس طرح کرنا جائز ہے؟ اور اگر جائز ہے، تو فرائض میں بھی کیا جائز ہوگا؟

ج:...... سوال میں درج طریقہ کے مطابق نماز پڑھنا کہ ایک رکعت میں مختلف سورتوں سے صرف ایک ایک آیت چن کر پڑھنا مکروہ ہے، خواہ فرض نماز ہو یا نفلی نماز، سب کا حکم یکساں ہے۔ احادیث میں اس سے منع آیا ہے۔ اعلاء السنن میں ہے:

”عن سعید بن المسیبؒ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر ببلال رضی اللّٰه تعالیٰ عنه وهو یقرأ من هذا السورة ومن هذه السورة فقال: یا بلال: مررت بک وانت تقرأ من هذا السورة ومن هذه السورة فقال اخلطت الطیب بالطیب، فقال اقراء السورة علیٰ وجهها او قال علیٰ نحوها، اخرجه ابوداؤد، وهو مرسل صحیح کذا فی الاتقان، (قوله عن سعید بن المسیب) قلت : الظاهر من قول بلال رضی الله عنه، اخلطت الطیب بالطیب، انه کان یجمع الآیات من سورة مختلفة، فانکر رسول الله صلی الله علیه وسلم علیٰ ذلک، قال: اقراء السورة علیٰ وجهها، ای لاتخلط السورة بغیرها فی رکعة واحدة، وهذا قولنا معشر الحنفیة .... والحاصل ان الانتقال من آیة سورة إلیٰ آیة من سورة اخریٰ، أو من هذه السورة فی رکعة واحد؛ فمکروه مطلقاً فرضاً کان اونفلاً۔“ (اعلاء السنن، ج:۴، ص:۱۲۲-۱۲۳، باب استحباب سورة فی رکعة، وجواز سورتین مضاعفا) طبع ادارۃ القرآن، کراچی)

حالتِ سجدہ میں تشہد کے کلمات پڑھنا

س:...... مفتی صاحب! کل رات وتر کی نماز میں مجھ سے آخری رکعت کے سجدہ میں تسبیحات سے پہلے بے اختیاری میں ”اشهدان لا اله“ نکل گیا، تو اب اس نماز کا کیا حکم ہے؟ اور کیا اس میں مجھے سجدہ سہو کرنا چاہئے تھا؟

ج:...... آپ کی نماز ہوچکی ہے۔ اس میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور اس میں سجدۂ سہو کرنا آپ پر لازم نہیں تھا، اگر نہیں کیا تو آپ نے ٹھیک کیا ہے۔ حلبی کبیر میں ہے:

”(أو قرأ التشهد مرتین) فی القعدة الاخیرة أو تشهد قائماً او راکعاً او ساجداً لا سهو علیه .... وأما التشهد، فلأنه ثناء والقیام والرکوع والسجود محل الثناء۔“

(حلبی کبیر، ص:۴۶۰، فصل فی سجود السهو)

ہفت روزہ

ختم نبوت

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۹ ۲۲تا۲۹/ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ مطابق ۸تا۱۵/دسمبر ۲۰۲۰ء شمارہ:۴۶

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

انجمن سرفروشانِ اسلام کی رجسٹریشن منسوخ	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
تحفظ ناموس رسالت	۷	حضرت مولانا محمد ازہر مدظلہ
مزاج نبوت اور اس کی حفاظت کی ضرورت	۹	مولانا ابوالحسن علی ندویؒ
سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، نورنگ	۱۳	مولانا محمد ابراہیم ادہمی
سالانہ ختم نبوت کانفرنس، صوابی	۱۵	سعید الحق جدون
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی اسفار	۱۷	ادارہ
مجلس کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس	۲۱	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
قادیانی ویڈیوز کا پوسٹ مارٹم	۲۳	مولانا محمد انصاراللہ قاسمی
سیرت خاتم النبیین آگاہی پروگرام	۲۶	مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰/روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 001001096468001 9

IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)

AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT **0010010964710018**

IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

انجمن سرفروشانِ اسلام کی رجسٹریشن منسوخ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱:-’’بادروا بالاعمال فتناً کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مومناً ویمسی کافراً ویمسی مومناً ویصبح کافراً یبیع دینه بعرض من الدنیا.‘‘ (رواہ مسلم،مشکوٰۃ:۴۶۲)

ترجمہ:’’اعمال صالحہ میں جلدی کرو، قبل اس کے کہ وہ فتنے ظاہر ہو جائیں جو تاریک رات کے ٹکروں کی مانند ہوں گے اور ان فتنوں کا یہ اثر ہوگا کہ آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر بن جائے گا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کفر کی حالت میں اٹھے گا، نیز اپنے دین و مذہب کو دنیا کی تھوڑی سی متاع کے عوض بیچ ڈالے گا۔‘‘

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن فتنوں کی پیشین گوئی فرمائی اور اپنی امت کو خبردار کیا تھا، وہ فتنے ہمارے ملک میں کچھ زیادہ ہی وقوع پذیر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ الحمدللہ! یہ اطمینان کی بات ہے کہ ہمارے اکابر نے امت مسلمہ کے دین و ایمان کی حفاظت کی غرض سے ان فتنوں اور فتنہ پروروں کے خلاف ہر دور میں علم جہاد بلند کیا ہے، جس فتنہ پرور نے جس انداز سے بھی مسلمانوں کے دین و ایمان کو متزلزل کرنا چاہا، اسی انداز سے ہمارے اکابر نے ان کا مقابلہ کیا، چاہے وہ فتنہ تحریری کی صورت میں ہو یا تقریری کی صورت میں۔ مناظرہ کا میدان ہو یا مباہلہ کا حتی کہ آئین و قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے ایسے فتنہ پروروں کو عدالت کے کٹہرے میں بھی لا کھڑا کیا اور اپنے ملک کی عدالتوں کے معزز جج صاحبان کے سامنے ان فتنہ پروروں کے باطل نظریات اور گمراہ کن عقائد کو واضح کر کے ان کے خلاف فیصلے حاصل کئے اور ان پر پابندی لگوائی۔

برصغیر خصوصاً ہمارا ملک پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس میں دین اسلام، پیغمبر اسلام، صحابہ کرام اور مسلمانوں کے خلاف وافر مقدار میں فتنوں کی افزائش، آبیاری، انہیں پروان چڑھانے اور ان کی پشت پناہی کی جاتی ہے۔ اگر ان فتنوں کو فرو کرنے اور ان کو مٹانے کی غرض سے ان کے خلاف کوئی بات کی جاتی ہے تو ہمارے ملک کی انتظامیہ، بیوروکریسی اور مقتدر قوتیں بجائے ان فتنہ پروروں کی بیخ کنی اور قلع قمع کرنے کے اپنے ہی مسلمان بھائیوں اور مذہبی لوگوں کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے انہیں ہی مورد الزام ٹھہراتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ آپ کیوں انتشار اور فساد پھیلا رہے ہیں؟ حالانکہ ہمارے ملک کا سپریم لاء قرآن و سنت ہے۔ ہمارا ملکی آئین اور دستور ہمیں اس بات کا پابند بناتا ہے کہ کوئی بات قرآن و سنت، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیتؓ، خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے خلاف نہیں کہی جاسکتی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے علماء کرام کو کہ وہ ہر وقت ان فتنوں کے تعاقب میں رہتے ہیں اور ان کو انجام تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔

ان فتنوں میں سے ایک فتنہ گوہر شاہی ہے، جس کا بانی ریاض احمد گوہر شاہی تھا، جس نے پیری مریدی کا ڈھونگ رچایا، انجمن سرفروشانِ اسلام نامی ایک جماعت کی بنیاد رکھی اور اس جماعت کے تحت ’’ذکر‘‘ کے نام پر خلافِ اسلام اپنے نظریات پھیلانا شروع کر دیئے، جب اخبارات اور پمفلٹ کے

ذریعے اس کے نظریات عام ہونے لگے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات نے ایک طرف پورے ملک کے دارالافتاؤں سے ان نظریات کے خلاف اسلام ہونے پر فتاویٰ حاصل کیے اور دوسری طرف اس کے انہی عقائد پر مشتمل اخبارات، ہینڈ بل، لٹریچر، آڈیو و ویڈیو کیسٹوں کی صورت میں تمام ثبوت عدالتوں میں پیش کیے تو عدالتوں نے پوری بحث وتمحیص اور ان کے بیانات کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے خلاف فیصلے دیئے۔

خود گوہر شاہی کو ملکی قانون کی دفعہ ۲۹۵-اے، ۲۹۵-بی کے تحت عمر قید کی سزا اور مالی جرمانہ عائد کیا۔ گوہر شاہی کے عقائد ونظریات اور اس کے خلاف ملکی عدالتوں کے فیصلے شہید ناموس ختم نبوت حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کی ’’دورِ جدید کا مسیلمہ کذاب گوہر شاہی‘‘ نامی کتاب میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

جب اعلیٰ عدالتوں میں گوہر شاہی کے خلاف کیس دائر کیے گئے تو وہ امریکا فرار ہوگیا، اور اس کی غیر موجودگی میں اس کے خلاف کیس چلا اور فیصلہ ہوا، اس کی جماعت انجمن سرفروشانِ اسلام پر پابندی لگی، لیکن در پردہ ان کی سرگرمیاں جاری رہیں، خصوصاً ماہ ربیع الاول میں یہ لوگ سیرت النبی یا میلاد النبی کے نام پر اپنی تقریبات کرتے، پمفلٹ چھاپتے، کبھی ریلیاں اور جلوس نکالنے کی کوشش کرتے، جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کو پتا چلتا تو وہ وہاں کے تھانہ سے رجوع کرتے، ان کے خلاف عدالتوں کے فیصلے انتظامیہ کو دکھاتے، کبھی ان کو روک دیا جاتا، کبھی انتظامیہ آنکھیں بند کرلیتی۔ ابھی انجمن سرفروشانِ اسلام نے نئی رجسٹریشن کے لئے درخواست دی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ جو اس فتنہ کے خلاف علامہ احمد میاں حمادی دامت برکاتہم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کافی متحرک، حساس اور اختصاص کا درجہ رکھتے ہیں، ان کو پتا چلا تو انہوں نے اس کے خلاف ضلعی انتظامیہ سے لے کر صوبائی انتظامیہ اور وفاقی اداروں تک رسائی حاصل کی، ان کی محنت رنگ لائی اور اس جماعت کی رجسٹریشن حکومت نے منسوخ کردی، جس کی کاپی کا عکس مندرجہ ذیل ہے:

SAY NO TO CORRUPTION

PHONE NO.022-9240181-182
NO.PAR/HYD/1975/2020/ 432-
OFFICE OF THE
PROVINCIAL ASSISTANT REGISTRAR
JOINT STOCK COMPANIES
HYDERABAD REGION @ HYDERABAD
DATED: 10/11/2020

To,

Mr. Moulana Tauseef Ahmed
Mubaligh

Subject:- **REQUEST FOR ISSUANCE OF CURRENT STATUS CERTIFICATE OF M/S ANJUMAN SARFAROSHAN-E-ISLAM REGISTRATION NO.1975**

Ref: Your application received on dated 9/11/2020

It is informed you that *M/S ANJUMAN SARFAROSHAN-E-ISLAM* situated at Bareli Colony Shah Latifabad Hyderabad vide registration No.1975 dated 13/07/1982 that the association was non-compliance of section-4 of Society Registration Act-1860. The society was cancelled in accordance General Clauses Act-1897.

This is for your kind information.

PROVINCIAL ASSISTANT REGISTRAR
JOINT STOCK COMPANIES
HYDERABAD REGION @ HYDERABAD

اور پھر ۱۷ر نومبر ۲۰۲۰ء کو حیدر آباد پریس کلب میں مولانا توصیف احمد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد نے اپنی جماعت کے راہنماؤں کے ہمراہ پریس کانفرنس کی اور انجمن سرفروشانِ اسلام کی رجسٹریشن منسوخی کا حکم نامہ صحافی حضرات میں تقسیم کیا۔ اس پریس کانفرنس کا اعلامیہ درج ذیل ہے:

’’محترم جناب بیورو چیف، مدیر محترم، پریس نمائندگان وصحافی حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج مورخہ 17ر نومبر 2020ء کو حیدر آباد پریس کلب میں عدالتی سزا یافتہ ریاض احمد گوہر شاہی کی تنظیم انجمن سرفروشان اسلام کی تازہ صورتحال پر بریفنگ دینے کے لئے پریس کانفرنس کی جارہی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملک عزیز پاکستان میں انجمن سرفروشان اسلام کی اسلام دشمن اور غیر قانونی سرگرمیوں سے متعلق انتظامیہ اور سرکاری اداروں کو آگاہ کرتی رہی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مورخہ 31/اگست 2015ء کو پراونشل اسسٹنٹ رجسٹرار جوائنٹ اسٹاک کمپنیز حیدرآباد ریجن حیدرآباد کو درخواست جمع کرائی کہ انجمن سرفروشان اسلام کی رجسٹریشن منسوخ کی جائے۔ رجسٹریشن کینسلیشن درخواست کی کاپی برائے اطلاع صوبہ سندھ کے سیکرٹری مذہبی امور، ڈائریکٹر اینڈ سیکریٹری انڈسٹری اینڈ کامرس، چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ، گورنر سندھ، وزیر اعلیٰ سندھ، سیکریٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ، ڈی جی رینجرز سندھ، آئی جی سندھ، ڈویژنل کمشنر حیدرآباد، ڈی آئی جی حیدرآباد ڈویژن، SSP حیدرآباد، جامشورو کو بذریعہ ملاقات و TCS کے ارسال کی گئی۔

جبکہ مورخہ 2/ستمبر 2017ء کو وزارتِ داخلہ نیشنل کرائسز منیجمنٹ سیل، اسلام آباد کو بھیجی۔ جس کی کاپی ہوم ڈیپارٹمنٹ کراچی، آئی جی سندھ، کورکمانڈر کراچی، ڈی آئی جی پولیس حیدرآباد، ڈی جی ISI اسلام آباد، جوائنٹ اسٹاک حیدرآباد کو ارسال کی گئی۔ ان تحریری درخواست میں مندرجہ ذیل امور کی نشاندہی کی گی:

(1) ریاض احمد گوہرشاہی اور اس کے مریدین کو پاکستان کی اعلیٰ عدالتیں سزا سنا چکی ہیں۔

(2) ہوم ڈیپارٹمنٹ سندھ نے 09/6/2004 کو رسالہ بنام ''ہم نے گوہرشاہی کو امام مہدی کیوں مانا؟'' کو BANE کرنے کا آرڈر جاری کیا۔

(3) تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے گوہرشاہی اور اس کی تنظیم کے نظریات کو کفریہ قرار دیا۔

(4) ڈی آئی جی اسپیشل برانچ کراچی نے انجمن سرفرشان اسلام کی نئی کابینہ کی منظوری کے لئے جمع کردہ ڈاکومنٹ کو جعلی قرار دیا، (تمام ثبوت موجود ہیں)۔

ان تمام حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے صوبائی اسسٹنٹ رجسٹرار جوائنٹ اسٹاک کمپنیز حیدرآباد ریجن نے مورخہ 10/11/2020 کو لیٹر جاری کیا کہ انجمن سرفروشان اسلام رجسٹریشن نمبر 1975 کو سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860ء کی دفعہ 4 کے تحت مطلوبہ اصول وضوابط پر عملدرآمد نہ کرنے کی وجہ سے کینسل کر دیا ہے۔

معزز صحافی حضرات! آج کی پریس کانفرنس کے توسط سے ہم جوائنٹ اسٹاک کمپنیز حیدرآباد ریجن، سیکرٹری مذہبی امور، انڈسٹری اینڈ کامرس و دیگر جملہ اداروں کا شکریہ ادا کرتے ہیں، جنھوں نے انجمن سرفروشان اسلام کی غیر اسلامی وغیر قانونی سرگرمیوں کو سامنے رکھ کر ان کی رجسٹریشن کو کینسل کیا۔

نیز ہم آپ صحافی حضرات کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ انجمن سرفرشان اسلام سے متعلق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پریس ریلیز کو کوریج دیتے رہے۔

آخر میں ہم افسران بالا، انتظامیہ، سرکاری اداروں سے امید رکھیں گے کہ آئندہ انجمن سرفرشان اسلام پر کڑی نظر رکھی جائے گی اور ان کی سرگرمیوں کا سد باب کیا جائے گا۔

پریس ریلیز جاری کردہ: (مولانا) توصیف احمد، مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن

سیل: 0333-3553926، ای میل: tauseefahmed926@gmail.com۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ امت مسلمہ کے دین و ایمان کی حفاظت فرمائے، جو علماء کرام امت مسلمہ کے عقائد ونظریات پر پہرہ داری کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں، کاوشوں اور کوششوں کو قبول فرمائے۔ ان کی جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے اور ہم سب کو دین متین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایمان پر موت نصیب فرمائے اور آخرت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق بنائے۔ آمین ثم آمین۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ سیّدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

تحفظ ناموسِ رسالت!

حضرت مولانا محمد ازہر مدظلہ

دنیا میں کوئی آزادی مطلق نہیں ہوتی، اس کی کچھ حدود و قیود ہوتی ہیں۔ یہی ضابطہ اظہار رائے کی آزادی کے لئے بھی ہے، مگر آج دنیا میں اظہارِ رائے کی آزادی کے نام پر جو ظلم اور ناانصافی ہو رہی ہے، اس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ عقیدہ و مذہب کی آزادی کے ذیل میں یہ حق تسلیم کیا جاتا ہے کہ آپ کسی بھی مذہب کے بارے میں سنجیدہ و متین تنقید اور علمی و تحقیقی سوالات واشکالات اٹھاسکتے ہیں، اہلِ مذہب کا فریضہ ہے کہ وہ کسی اشتعال اور اظہار ناراضی کے بغیر اس کا جواب دیں۔ یہ دورِ حاضر کا ضابطہ نہیں، صدیوں کی روایت ہے، مگر موجودہ دور کا المیہ یہ ہے کہ انسانیت اور اخلاق کی تمام حدوں کا پامال کرتے ہوئے مقدس ترین ہستیوں پر رقیق اور سوقیانہ حملے کئے جاتے ہیں۔ اس ظلم کا سب سے بڑا نشانہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے وہ مسلمان ہیں جو دوسرے مذاہب کے مقابلے میں اپنے عقیدے اور عمل کے زیادہ پابند اور شعائر اسلام کا زیادہ احترام کرنے والے ہیں۔

مسلمانوں کو رسالت مآب، نبیٔ اکرم، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے جو والہانہ محبت و عقیدت ہے اسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا، مسلمانوں کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منچلی شریفین کی نوک تاجوروں کے تاج سے زیادہ محترم و مقدس ہے۔ یہود و نصاریٰ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ دورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج کے کمزور مسلمانوں تک ''توہینِ رسالت'' کے جرم کو کبھی برداشت نہیں کیا گیا۔ عام لوگ موت سے خوفزدہ رہتے ہیں، لیکن مسلمان اپنی جان کو حرمت رسول پر لٹادینے کو اپنی سعادت مغیث ہے۔

قرآن حکیم نے دیگر حقائق کے ساتھ اس حقیقت کو بھی بیان فرمایا ہے کہ یہود و نصاریٰ کو اپنی مذہبی کتابوں کی پیشین گوئیوں کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وحقانیت کا پوری طرح ادراک اور یقین تھا، مگر اسلام دشمنی، خود غرضی، غرور و تکبر اور جھوٹے وقار نے انہیں (بالعموم) درِ رسالت پر جھکنے سے باز رکھا، اسی بغض وعداوت کی وجہ سے یہود و نصاریٰ نے ہمیشہ قرآن کریم اور ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر رکیک حملوں کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ دوسری طرف قرآن کریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں نے اس نوع کے بدبخت ہرزہ گو ملعونوں کو انجام تک پہنچانے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا، خواہ اس کے لئے اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کم و بیش دو ارب مسلمانوں کی محبت و عقیدت کا مرکز ومحور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی دو اَرب مسلمانوں کے دل چھلنی کرنے کے مترادف ہے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں کے نبی اور پیغمبر نہیں، انسانیت کے محسن ہیں، ناموس آدمیت کے محافظ ہیں، حقوق انسانی کے اولین ترجمان و نگہبان ہیں۔ جس پیغمبر نے انسان کی حرمت کو کعبے سے افضل قرار دیا ہو اس کی توہین ''وقارِ انسانی'' کی توہین ہے، ناموس آدمیت پر حملہ ہے، شرف انسانیت کی اہانت ہے۔ دنیا اس حقیقت کو جانتی اور سمجھتی ہے، لیکن اس کے باوجود وقفے وقفے سے ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں جان بوجھ کر گستاخی کی جاتی ہے اور مسلمانوں کے صبر و ضبط اور تحمل و برداشت کا امتحان لیا جاتا ہے۔ عام طور پر مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے ایسے تکلیف دہ واقعات پر صبر وضبط کا مظاہرہ کرتے ہیں، لیکن کہیں کہیں ان کے صبر کا پیمانہ چھلک بھی جاتا ہے، خصوصاً جب کوئی بدنیتی کے ساتھ ان کے قلوب کو چھلنی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ایسا ہی ایک دلخراش واقعہ گزشتہ دنوں فرانس میں پیش آیا، جہاں ایک اسکول ٹیچر نے اظہار رائے کی آزادی کی مثال دیتے ہوئے طلبا کو توہین رسالت پر مبنی وہ کارٹون دکھائے جس پر ماضی میں پوری دنیا کے اندر طوفان برپا ہوچکا ہے اور خود فرانس میں اس معاملے پر خونریزی ہوچکی ہے، اسکول ٹیچر کی اس گستاخی اور دریدہ دہنی سے مشتعل ہو کر ایک مسلم نوجوان عاشق رسول طالب علم نے اس ملعون کا سر قلم کردیا، جوابی کارروائی

میں پولیس نے اس نوجوان کو بھی گولی مار کر شہید کردیا، لیکن اس واقعہ پر فرانس کے کیتھولک عیسائی صدر میکرون نے اشتعال انگیز رویہ اختیار کیا اور نہ صرف اس واقعہ کو اسلامی دہشت گردی قرار دیا بلکہ گستاخ مقتول ٹیچر کی آخری رسوم میں شرکت کرکے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں ایسی باتیں کیں جو اس کی مسلم دشمن ذہنیت کی ترجمان تھیں۔ گستاخ اسکول ٹیچر کو موت کے گھاٹ اتارنا ایک انفرادی، وقتی اور جذباتی ردعمل تھا مگر فرانس کے صدر نے اسے تہذیبوں کے تصادم اور مذاہب کی نہ ختم ہونے والی جنگ کی طرف لے جانے کی دانستہ کوشش کرڈالی۔

فرانسیسی صدر کے اس ناعاقبت اندیشانہ طرزِ عمل کو نظر انداز کرنا قوموں اور ان کے حکمرانوں کے لئے اضطراب وتشویش کا باعث ہونا چاہئے۔ نوعمر بچوں کو تعلیم دینے والے مڈل کلاس کے استاذ نے کروڑوں لوگوں کو اشتعال دلاکر پوری امت مسلمہ کو چیلنج کیا، تب اس کے ایک نوعمر شاگرد نے اس چیلنج کا جواب دے کر ہمیشہ کے لئے دنیا کو ایسے گستاخ اور بدطینت سے نجات دلائی۔ جس مسلمان بچے نے فرانس کا قانون توڑا، اس نے اس ملک کے مروجہ قانون سے کہیں زیادہ سزا قبول کی، اس لئے کہ گستاخ کو ٹھکانے لگانے کے بعد نہ وہ کہیں بھاگا، نہ چھپنے کی کوشش کی، نہ کسی سے مدد چاہی اور نہ اپنے بچاؤ کے لئے پولیس والوں کو نقصان پہنچایا بلکہ جوانمردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ بلند کیا اور جائے واردات پر پولیس کی گولیاں سینے پر لئے ''شہید'' ہوگیا۔ گستاخ اور گستاخ کا سر قلم کرنے والا دونوں اس دنیا میں نہیں رہے،

اب فرانس کے صدر کو اپنی قوم اور ریاست کے سربراہ کے طور پر نظر آنا چاہئے تھا، اسے اپنے ملک کے مسلمان شہریوں اور دنیا بھر کے کروڑوں سوگوار مسلمانوں کو یقین دلانا چاہئے تھا کہ وہ اپنے ملک میں اس طرح کی مذموم حرکات کا سدباب کریں گے، مگر فرانسیسی صدر نے جو کچھ کیا وہ کسی بھی طرح ایک سیاست دان اور قومی لیڈر کے شایانِ شان نہیں، اس نے شرپسند استاذ کی مذمت کرنے کی بجائے اس کی اشتعال انگیز حرکت کو زیادہ بڑے پیمانے پر حکومت کی سربراہی میں دہرانے اور جاری رکھنے کا اعلان کرکے پوری دنیا کے مسلمان عوام اور ریاستوں کے خلاف ایک طرح سے ''اعلانِ مبارزت'' کیا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی توہین کرنے والوں کی حمایت اور دفاع کرنے والے فرانسیسی صدر کے خلاف مسلم حکمرانوں کو جس غم وغصہ اور جذبات کا اظہار کرنا چاہئے تھا، افسوس! کہ اس کا مظاہرہ دیکھنے میں نہیں آیا۔

ترکی کے صدر طیب اردوان کے سوا کسی حکمران کو فرانسیسی صدر کے خلاف سخت لہجہ اختیار کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ بے شک دنیا بھر کے دوارب کے قریب مسلمان اس سانحہ پر مضطرب اور غم وغصے میں ڈوبے ہوئے ہیں اور فرانسیسی مصنوعات کے بائیکاٹ کی مہم بھی جاری رکھے ہوئے ہیں، لیکن بائیکاٹ کی یہ مہم اس وقت تک خاطر خواہ نتائج پیدا نہیں کرسکتی جب تک تمام مسلم حکومتیں ریاستی سطح پر اور مشترکہ طور پر یہ اصولی فیصلہ نہ کرلیں۔

خدا کرے مسلمان حکمران بھی دو ارب مسلمانوں کے احساسات و جذبات کا ادراک کرسکیں اور پھر اس کے بعد کسی گستاخ اور دریدہ دہن کو رسالت مآب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور گستاخی کی جرأت نہ ہو۔

(بشکریہ ماہنامہ الخیر ملتان، دسمبر ۲۰۲۰ء)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، کھلابٹ ہری پور

ہری پور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ غازی علم دین شہید کھلابٹ ٹاؤن شپ کے زیر اہتمام ۱۵/نومبر ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد فاروق اعظم چوک صدیق اکبر میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس مفتی محمد عمر کی سرپرستی، مولانا فدا محمد خان کی صدارت اور مفتی شمس القدیر نقشبندی کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ قاری فیصل محمود نے تلاوت کی، مولانا عادل فرید نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔ مولانا عبدالحنان صدیقی اور مولانا عامر شہزاد نے خطاب کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، فضیلت اور تحفظ کے تقاضوں پر مدلل گفتگو کی۔ مولانا محمد ظفر شفیق، مولانا صاحبزادہ مطیع الرحمٰن، مفتی غلام محمد، مولانا فرید اللہ حیدری، مفتی نوید انجم، مولانا ساجد قیوم، مولانا حافظ محمد عمران، مولانا ساجد الرحمٰن، مولانا عطاء الحئی، مولانا طفیل رفیق، مولانا محمد یاسر، مولانا محمد انس، قاری تنویر احمد، قاری اشفاق الرحمٰن اور قاری غلام نبی سمیت ضلع بھر سے علماء کرام اور عوام کے ایک بہت بڑے مجمع نے برستی بارش کے باوجود کانفرنس میں شرکت کی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ہری پور کے ناظم مفتی شمس القدیر نقشبندی اور حلقہ غازی علم الدین شہید کھلابٹ کے ذمہ داران کی خدمات کو سراہا۔

مزاجِ نبوت اور اس کی حفاظت کی ضرورت

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

ہم کو یہ دیکھنا چاہئے کہ نبوت کا مزاج کیا ہے؟ نبوت کے لئے محرک کیا چیز ہوتی ہے؟ نبی کے سوچنے کا انداز کیا ہوتا ہے؟ اس لئے میں اس وقت آپ کے سامنے تین چیزیں عرض کرتا ہوں:

اول و آخر رضائے الٰہی کا حصول:

پہلی بات یہ ہے کہ نبی کی دعوت، جدوجہد اور قول و عمل کا سب سے بڑا محرک رضائے الٰہی کا جذبہ ہوتا ہے، کوئی اور چیز ان کے سامنے نہیں ہوتی کہ اس کے نتیجہ میں یہ ملے یا وہ ملے، یہ جذبہ ایسی شمشیر برہنہ ہے جو ہر چیز کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے، سوائے رضائے الٰہی کے ان کا کچھ مطلوب نہیں ہوتا، میرا مالک مجھ سے راضی ہو جائے، بس مجھے سب کچھ مل گیا، طائف کی دعائے روح پرور پر آپ غور کریں۔ طائف کا سفر آسان نہیں تھا، سخت دشوار گزار راستہ، پہاڑ کی چڑھائی اور خچر کی سواری، ایک اکیلا رفیق (زید بن حارثہؓ) آپ وہاں پہنچے تو کیا ہوا؟ وہاں کے سرداروں نے کچھ اوباشوں کو اشارہ کر دیا اور انہوں نے پتھر پھینکنے شروع کئے اور اتنی سنگ باری کی کہ نعلین مبارک سے قدم مبارک نہیں نکلتے تھے، قدم مبارک لہولہان ہو گئے تھے، اس وقت پاؤں پر اتنا زخم نہیں آیا تھا، جتنا دل پر آیا تھا، کیا امید لے کر آئے تھے اور کیا ہوا...؟ یہاں تو کوئی بات سننے کا بھی روادار نہیں، اسی حالت میں آپ نے یہ دعا فرمائی اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ رضائے الٰہی کی قیمت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے میرے پروردگار! میں تجھ سے فریادی ہوں، اپنی کم زوری کا اور اپنی بے چارگی اور بے سروسامانی کا، لوگوں کی نگاہوں میں بے وقعتی، بے بسی و بے کسی کی آپ سے شکایت کرتا ہوں، اے کم زوروں کے پروردگار! تو مجھے کس کے حوالے کرتا ہے؟ ایک ایسے بے گانہ کے جو مجھ سے ترش روئی کے ساتھ پیش آتا ہے یا کسی دشمن کے حوالہ کرتا ہے کہ جس کے ہاتھ میں تو نے میری زمام اختیار دے دی ہے۔''

اب دیکھئے یہاں نبی کا مزاج اپنی پوری شان تابانی کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے، اوپر کے الفاظ کے بعد، جو نقل ہوئے، معاً فرماتے ہیں:

''ان لم یکن بک علیّ غضب فلا ابالی ولکن عافیتک ھی اوسع لی''

ترجمہ: ''اگر تو ناراض نہیں ہے تو مجھے کسی بات کی پروا نہیں ہے، البتہ اتنا ضرور ہے کہ انسان ہوں، تیری عافیت کا طالب ہوں۔''

تو پہلی چیز جو نبی کے مزاج کی بنیاد ہوتی ہے، وہ رضائے الٰہی ہے، وہ پیغام پہنچاتے ہیں اور جب ان کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم نے پیغام پہنچا دیا اور ہمارا رب ہم سے راضی ہو گیا تو پھر ان کو بالکل پروا نہیں ہوتی کہ نتیجہ کیا نکلا؟

اس کی ایک واضح مثال حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ ہے: ''فَلَبِثَ فِیهِم أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمسِینَ عَامًا۔'' (العنکبوت:۱۴)

پچاس برس کم ایک ہزار برس (ساڑھے نو سو سال) وہ دعوت دیتے رہے اور انہوں نے کس طرح دعوت دی؟ دن رات ایک کر دیئے، سورۃ نوح کی آیت پڑھئے:

''قَالَ رَبِّ اِنِّی دَعَوتُ قَومِی لَیلًا وَنَهَارًا۔'' (نوح:5)

ترجمہ: ''کہا اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات اور دن بلایا۔''

''ثُمَّ إِنِّیٓ أَعلَنتُ لَهُم وَأَسرَرتُ لَهُم إِسرَارًا۔'' (نوح:9)

ترجمہ: ''پھر میں نے انہیں علانیہ بھی کہا اور مخفی طور پر بھی۔''

اس سب کے بعد کیا ہاتھ آیا؟:

''وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِیلٌ۔'' (ھود:40)

ترجمہ: ''ان کے ہاتھ پر چند آدمی ایمان لائے، جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔''

لیکن ان کو اس پر کوئی ملال کوئی شکوہ نہیں، جو میرا کام تھا، وہ میں نے کر دیا، میں نے اپنے رب کو راضی کر دیا، اب آگے اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

تو پہلی بات یہ ہے کہ دین کے ہر عمل کا مقصد صرف رضائے الٰہی ہونا چاہئے، اس

رضائے الٰہی کے سلسلہ میں اگر ساری سلطنت ہمارے ہاتھ سے نکلتی ہوتو وہ سلطنت نکلی نہیں، بلکہ آئی اور رضائے الٰہی کے بغیر ہفت اقلیم کی سلطنت ملتی ہوتو وہ سلطنت ملی نہیں، بلکہ کھوئی، اس لئے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے کارنامہ کو بہت بڑا کارنامہ سمجھتا ہوں اوران میں ان کو بالکل ناکام نہیں سمجھتا، انہوں نے ایک نظیر قائم کر دی کہ حق کے لئے کس طرح سینہ سپر ہوا جاتا ہے، کس طرح جان دی جاتی ہے، انہوں نے اس کی نظیر قائم کر دی کہ کسی غلط چیز کے خلاف (خواہ اس پر کوئی لیبل لگا ہو) اگر آدمی جدوجہد کرے تو اس کا جواز ہے، اگر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا یہ کارنامہ نہ ہوتا تو بعد میں بڑی مشکل پیش آتی، کہیں کھلے طریقہ پر دین کو پامال کیا جارہا ہے یا اسلام کشی، اسلام دشمنی کی جاری ہی ہے یا دین میں بالکل تحریف کی جارہی ہے، لیکن اس کے خلاف کوئی آواز بلند نہ کی جاسکتی کہ عہد سعادت میں اس کی کوئی نظیر نہیں۔

فرق تو بہت بڑا ہے، تاریخ کا بھی بڑا فاصلہ ہے اور شخصیت کا بھی بڑا فرق ہے، لیکن یہی معاملہ شہدائے بالاکوٹ اور حضرت سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کا ہے کہ آج ایک چپہ زمین پر ان کی یا ان کی جماعت کی حکومت نہیں اور خدا کا شکر ہے اور میں اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں شکر ادا کرتا ہوں، میرا ان کے خاندان سے تعلق ہے، الحمدللہ! ہم نے ان کے کام اور ان کے نام سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا، ہمارے خاندان کے افراد ملازمتیں کرتے ہیں، محنت کرتے ہیں، عام مسلمانوں کی طرح رہتے ہیں، نہ کوئی سجادگی ہے، نہ کوئی مجاوری اور نہ یہ کہ انہوں نے جو ریاست بنائی تھی، اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں، لیکن ہم خوش اور مطمئن ہیں کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کیا اور خدا کے سامنے سرخ رو ہیں:

سودا قمار عشق میں خسرو سے کوہکن
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا

انبیاء علیہم السلام کے پیش نظر صرف رضائے الٰہی کا مسئلہ ہوتا ہے اور ہر چیز میں وہ سوچتے ہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے یا نہیں؟ سربلندی اور اقتدار اور حکومتیں یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے انعامات ہیں، اپنے وقت پر اپنی شرطوں کے ساتھ ملتے ہیں، لیکن ان میں سے کوئی چیز مطلوب نہیں، چناں چہ آپ دیکھئے کہ قرآن مجید میں ایک جگہ تو یہ ہے:

''یہ دار آخرت ہم ان لوگوں کے لئے مخصوص کریں گے، جو زمین میں سربلندی نہیں چاہتے اور نہ فساد چاہتے ہیں اور اچھا انجام متقین کے لئے ہے۔'' (القصص:83)

لیکن دوسری جگہ فرماتا ہے:

''ہمت نہ ہارو، غم نہ کرو، تمہیں کو علو حاصل ہوگا، اگر تم مومن ہو۔'' (آل عمران:139)

اب دونوں میں تطبیق کس طرح دیں گے؟ صاف مطلب یہ ہوا کہ تم علومت چاہو، ہم علو دیں گے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کسی نے علو نہیں چاہا اور تواضع اور ایثار اور قربانی سے کام لیا، اللہ تعالیٰ نے جتنا منظور تھا، ان کو بلند فرمایا۔

تو پہلی چیز یہ ہے کہ مطلوب صرف رضائے الٰہی ہو اور رضائے الٰہی کے ساتھ اگر ساری دنیا کے فوائد اور ساری دنیا کے مفادات سے دست بردار ہونا پڑے تو وہ کامیابی ہے، رضائے الٰہی کے بغیر اگر ساری دنیا کی سلطنت ملتی ہو تو وہ ناکامی ہے، یہ نبوی مزاج ہے، جو بغیر کسی تکلیف کے اور بغیر کسی پلاننگ کے پیغمبروں اور ان کے سچے متبعین میں پیدا ہو جاتا ہے، قرآن شریف میں اسی مضمون کو اس طرح سے ادا کیا گیا ہے:

''جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکے گا، نہ بیٹے، ہاں جو شخص خدا کے پاس پاک دل لے کر آیا (وہ بچ جائے گا)۔''

(الشعرا:90,89)

اس میں غیر اللہ کے مقابلہ میں کوئی اور محرک، کوئی اور طاقت، کوئی اور خواہش نہ ہو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف ان لفظوں میں کی گئی ہے:

''أذا جاء ربه بقلب سليم''

(الصّٰفّٰت:84)

ترجمہ: ''جب وہ اپنے رب کے پاس (عیب سے) پاک دل لے کر آئے۔''

قلب کو قلب سلیم بنانے کی کوشش ہمیشہ جاری رہنی چاہئے اور برابر اپنے قلب کا احتساب جاری رہنا چاہئے کہ اس کے اندر سیاسی مقاصد، مادی مفادات، علو اور سربلندی کا شوق تو کام نہیں کر رہا ہے؟

علامہ اقبالؒ نے صحیح کہا ہے:

براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس سینوں میں چھپ چھپ کے بنالیتی ہے تصویریں

احکام خداوندی کے بارے میں غیرت کا اظہار:

دوسری بات یہ ہے کہ انبیاء (اور نائبین انبیاء) دین کی تعلیم اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام کے بارے میں بڑے غیور ہوتے ہیں، وہ اس میں کوئی ردوبدل نہیں کرتے، وہ اس کو جوں کا

توں، بے کم وکاست پہنچاتے ہیں، نہ کوئی (ذہنی) رشوت قبول کرتے ہیں اور نہ کوئی رشوت دیتے ہیں، کوئی مانے نہ مانے، کوئی ان کی طرف آئے یا نہ آئے، وہ اپنی بات اسی انداز میں کہتے ہیں، جس انداز میں خدا نے ان کو وہ بات عطا کی اور سمجھائی ہے، مثلاً ایسا ہوا کہ کفار نے مسلمانوں سے کہا کہ کچھ دن تم ہمارے بتوں کی عبادت کرلو اور کچھ دن ہم تمہارے بتوں کی، خدا کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، ہرگز نہیں:

''لا اعبد ما تعبدون، ولا انتم عابدون ما اعبد۔'' (الکافرون:3،2)

ترجمہ: ''نہ تو میں تمہارے معبودوں کی عبادت کرتا ہوں اور نہ تم ہی میرے معبود کی عبادت کرتے ہو۔''

تو ایک بات تو یہ ہے کہ وہ کسی قسم کا سمجھوتا نہیں کرتے، وہی زبان، وہی الفاظ بولتے ہیں، جو ان کے پیغام اور کار رسالت سے مناسبت رکھتے ہیں، آخرت کی صاف صاف دعوت دیتے ہیں، جنت و دوزخ کو پیش کرتے ہیں، ایمان بالغیب کا مطالبہ کرتے ہیں، ان کے زمانہ میں بھی مختلف فلسفے ہوتے ہیں، ان کے زمانہ میں بھی مختلف گروہوں کی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں، وہ اس سے ناواقف نہیں ہوتے، ان کے زمانہ کے بھی رائج الوقت سکے ہوتے ہیں، وہ ایسا ایک سکہ بھی استعمال نہیں کرتے، صاف بات کہتے ہیں، اللہ پر ایمان لاؤ، اس کی صفات پر، اس کے افعال پر ایمان لاؤ، اس کے ملائکہ پر ایمان لاؤ، تقدیر پر ایمان لاؤ، حشر نشر، حیات بعد الموت پر ایمان لاؤ، اگر ایسا کروگے تو تمہیں جنت ملے گی۔ ایک مرتبہ بھی نہیں کہتے کہ تمہیں حکومت ملے گی، ہمیشہ یہ کہتے ہیں تمہیں جنت ملے گی، خدا کی رضا ملے گی، خدا تم سے راضی ہوگا، قرآن وحدیث میں مجھے کہیں نہیں ملتا کہ دین کی دعوت قبول کرنے سے تم کو دنیا میں علو واقتدار حاصل ہوگا، اگر کہیں حکومت اور امن وحفاظت کا وعدہ فرمایا ہے تو اس کا انداز یہ ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ انہیں ضرور ملک کی حکومت عطا کرے گا، جیسا کہ ان سے پہلوں کو عطا کی تھی اور ان کے لئے جس دین کو پسند کیا ہے اسے ضرور مستحکم کردے گا اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں۔'' (النور:55)

دوسری جگہ فرمایا:

''وہ لوگ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں۔''

یعنی یہ اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ جو ہے یہ مقصود ہے، ذریعہ نہیں ہے، اس کے راستہ سے حکومت الٰہی تک نہیں پہنچنا، بلکہ حکومت الٰہی کے ذریعہ اس کی طرف بڑھنا ہے، اس کے لئے زیادہ سے زیادہ ماحول سازگار کرنا، پھر ان کو رائج کرنا، خلاصہ یہ ہے کہ وہ اپنے دین کے مقاصد، مبادی وحقائق اور عقائد کے بارے میں حد درجہ غیور، بلکہ ذکی الحس ہوتے ہیں اور اس میں ذرا سی بھی تبدیلی وتحریف گوارا نہیں کرتے۔

جب مدینہ والوں نے بیعت عقبہ میں پوچھا کہ اے اللہ کے نبی! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیں گے اور آپ کی پوری نصرت کریں گے تو ہمیں ملے گا کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بڑا آسان تھا (اور اس کے قرائن موجود تھے) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ارے بھائی! ہم آجائیں گے اور تم ہمارے ساتھ مل جاؤ گے، تو بادشاہت قائم کرلیں گے ایک اسٹیٹ بن جائے گی، اس لئے کہ تم منتشر ہو، ہماری وجہ سے وحدت پیدا ہوجائے گی، تم کمزور ہو، طاقت آئے گی لیکن اس کے جواب میں فرمایا تو یہ فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔

تو ایک بات یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام دین کو اسی طرح پہنچاتے ہیں، انہیں اصطلاحات کے ساتھ پہنچاتے ہیں، جو پیغمبروں کی دعوت اور آسمانی کتابوں میں آئے ہیں، بلکہ الفاظ تک کا تحفظ کرتے ہیں اور دین کی تعبیر ایسی نہیں کرتے کہ جس سے یہ خیال ہو کہ بہت سے لوگ تو پڑھے لکھے ہیں، بہت ذہین ہیں، کھنچ کر چلے آئیں گے، بلکہ جیسی چیز ان کو ملتی ہے ویسی ہی چیز ان کے سامنے رکھ دیتے ہیں، لیکن حکمت کے ساتھ... ان کا عمل اس آیت پر ہوتا ہے:

''ادع الٰی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔''

(النحل:125)

ترجمہ: ''اپنے رب کے راستہ کی طرف دانش مندی اور عمدہ نصیحت سے بلاؤ۔''

لیکن اس میں یہ خطرہ مول نہیں لیتے کہ ذہن دوسرے رخ پر چلا جائے، یہ نبوی مزاج ہے اور یہ دین جو اس وقت تک محفوظ رہا ہے، وہ خدا کے فضل کے بعد اسی وجہ سے ہے کہ امت کے ہر

دور میں علمائے ربانی اس کی حفاظت کرتے رہے، انہوں نے اس کی روح کی بھی حفاظت کی، مراتب کی بھی حفاظت کی کہ دین میں جس حکم، جس رکن کا جو مقام ہے وہ باقی رہے، جو چیز جس مقام کی ہے وہیں رکھی جائے، عبادت، عبادت ہے، فرائض، فرائض ہیں، ارکان، ارکان ہیں، ایمانیات، ایمانیات ہیں، آخرت، آخرت ہے، انہوں نے دنیا کو آخرت پر غالب ہونے نہیں دیا، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ امت میں بے عملی ہے، ہم سب بھی خطا کار اور کم زور مسلمان ہیں، لیکن یہ دین محفوظ ہے، آج تک دین میں تحریف نہیں ہو سکی، اس کے برخلاف عیسائی کلیسا کے ذمہ داروں اور بائبل کے شارحین نے اپنے زمانہ کے بعض جدید نظریات بائبل میں شامل کر لئے، بائبل میں شامل نہ ہوسکے تو اس کی شرح اور اس کی تفسیر میں ان کو شامل کر لیا، نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ نظریہ بدلا تو بائبل بھی متزلزل و مشکوک اور ساقط الاعتبار ہوگئی، بائبل کی تفسیر میں انہوں نے لکھ دیا کہ زمین چپٹی ہے، اس لئے کہ اگر چپٹی نہ ہو، گول ہو تو خدا کا دیدار قیامت کے دن سب کو کیسے ہوگا؟ بائبل کی یہ تشریح غلط ثابت ہوگئی اور زمین کی کرویت کا نظریہ تسلیم کر لیا گیا، بائبل پر بھی قدرتاً اس کا اثر پڑا، اس کی حقانیت پر، اس کے منزل من اللہ اور کلام الٰہی ہونے پر بھی اثر پڑا۔

عقیدۂ آخرت کا اہتمام:

آخری بات عقیدۂ آخرت کا اہتمام ہے، وہ انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کا بنیادی نقطہ ہے، جو لوگ انبیائے کرام علیہم السلام کے اقوال و احوال کے مطالعہ میں زندگی گزارتے ہیں اور ان کے کلام کا صحیح ذوق رکھتے ہیں، وہ صاف محسوس کرتے ہیں کہ آخرت ہمیشہ ان کی نظروں کے سامنے ہے اور اس کی تصویر (نعمت و مصیبت اور سعادت و شقاوت کی تمام تفصیلات کے ساتھ) ان کی آنکھوں کے سامنے کھڑی رہتی ہے، وہ ہمہ وقت جنت کے شدید اشتیاق اور جہنم سے شدید خوف کے عالم میں رہتے ہیں، یہ بات ان کے لئے بالکل مشاہدہ اور ایک واقعہ کی حیثیت رکھتی ہے، جو ان کے شعور و احساس، اعصاب اور قوت فکریہ پر غالب آجاتا ہے۔☆☆

پیر جی عبدالحفیظ رائے پوریؒ کی وفات

خانوادہ رائے پور کے چشم و چراغ، پیر جی عبداللطیف رائے پوریؒ کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند، مدرسہ تجوید القرآن المعروف درس پیر جی بلاک نمبر ۶ چیچہ وطنی کے مہتمم حضرت مولانا پیر جی عبدالحفیظ رائے پوریؒ حرکت قلب بند ہونے سے ۷/نومبر ۲۰۲۰ء کو انتقال فرماگئے۔ مرحوم کی عمر تقریباً ۶۸ سال تھی۔ آپ جامعہ قاسم العلوم ملتان کے فاضل تھے۔ حضرت علامہ محمد شریف کشمیریؒ، حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا فیض احمدؒ، کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے اور سند فضیلت حاصل کی۔ اصلاحی تعلق ہمارے حضرت سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ سے تھا اور حضرت شاہ صاحب کے مجاز تھے، نہایت صالح انسان، ذکر و فکر کے پابند اور اپنے خانوادہ کی روایات کے امین تھے۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا پیر جی عبداللطیف (متوفی ۱۹۷۷ء) اپنے زمانہ کے جید عالم، شیخ طریقت، ایک صالح اور باعمل انسان تھے۔ آپ کے چچا حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوری المعروف حضرت ۱۱ والے امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے تلمیذ اور قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ تھے۔ آپ کا سارا خاندان ہی حضرت رائے پوریؒ کے دامن سے وابستہ رہا۔

آپ بھی حضرت رائے پوریؒ کے خلیفہ حضرت سیّد نفیس الحسینیؒ کے دامن سے وابستہ ہوگئے اور خلافت سے سرفراز کئے گئے۔ آپ پیر جی حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ کے جانشین قرار پائے اور ۲۰۱۴ء سے مدرسہ تجوید القرآن درس پیر جی کے مہتمم چلے آرہے تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونکہ آپ کے شیخ (سیّد نفیس الحسینیؒ) کی جماعت تھی، اس لئے جماعت سے تعلق شیخ کی وجہ سے بھی اور مقدس مشن کی وجہ سے بھی رکھا۔ ہر سال آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں تشریف لے جاتے۔ سال رواں میں ۲۲، ۲۳/اکتوبر ۲۰۲۰ء کو منعقد ہونے والی عظیم الشان کانفرنس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائی اور کچھ دیر اسٹیج پر براجمان رہے۔

۷/نومبر ۲۰۲۰ء کو صبح گھر سے مسجد کے لئے نکلے اور دل کا دورہ پڑا، طبی امداد ملنے سے پہلے خالق حقیقی سے جا ملے، ان کی نماز جنازہ اسٹیڈیم چیچہ وطنی میں ادا کی گئی۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ امامت آپ کے بڑے بھائی پیر جی عبدالجلیل نے کی اور آپ کو آپ کے چچا کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سیرت خاتم الانبیاء وعظمت صحابہؓ کانفرنس،نورنگ

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اکتوبر کے مہینے میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں منعقد کرتی ہے، اس کی کامیابی کے لئے ملک بھر میں پروگراموں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، ضلع لکی مروت میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ضلعی کابینہ نے بھرپور کوشش اور محنت کی۔ اسی محنت کے نتیجے میں الحمدللہ! ضلع لکی مروت کی ۳۳ یونین کونسلوں سے ۹۶ گاڑیوں کا قافلہ جس میں ۱۰ بسیں، ۷۲ فلائنگ کوچز اور ۱۴ موٹر کاروں پر مشتمل یہ عظیم الشان کاروانِ ختم نبوت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرحیم مدظلہ کی دعا سے مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی، مولانا محمد طیب طوفانی، صاحبزادہ امین اللہ جان اور مولانا عمر خان کی قیادت میں ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں روانہ ہوا۔ چناب نگر پہنچتے ہی ۶ اور گاڑیوں کی اطلاع ملی، جس سے تعداد ۱۰۲ تک پہنچ گئی۔

چناب نگر ختم نبوت کانفرنس سے واپسی پر ماہ ربیع الاول میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور رویت ہلال کمیٹی تحصیل نورنگ کے زیر اہتمام ۲۸/ اکتوبر ۲۰۲۰ء کو سالانہ سیرت خاتم الانبیاء و عظمت صحابہ کانفرنس نورنگ کے لئے کوشش شروع کی۔ چناں چہ ۲۸/ اکتوبر ۲۰۲۰ء کو سیرت خاتم الانبیاء وعظمت صحابہ کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے قائم مقام امیر حضرت مولانا مفتی عبدالغفار مدظلہ کی صدارت میں جامع مسجد مولانا جمعہ خانؒ نورنگ میں قاری صفی اللہ کی تلاوت سے شروع ہوئی، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے ادا کئے، صفدر برکی اور شفیع اللہ سپرلی خیل واحمد یار کے نعتیہ کلام کے بعد کانفرنس سے پیر طریقت حضرت مولانا عبداللہ شاہ مدظلہ، ڈی آئی خان کے معروف عالم دین مولانا اشرف علی، جے یو آئی آل فاٹا کے امیر و رُکن قومی اسمبلی حضرت مولانا مفتی عبدالشکور بیٹنی، جے یو آئی کی صوبائی شوریٰ کے رُکن حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ، پیر طریقت شیخ الحدیث حضرت مولانا سیف اللہ جان، رویت ہلال کمیٹی تحصیل نورنگ کے صدر حضرت مولانا مفتی عبدالغفار، جے یو آئی ضلع لکی مروت کے سابق جنرل سیکرٹری مولانا بشیر احمد حقانی، حضرت مولانا حافظ امیر پیاو شاہ اور مولانا ماسٹر عمر خان نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اصل ایمان کی نشانی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان نامکمل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کو امن اور بھائی چارے کا پیغام دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں امن آسکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے، وہ حسن اخلاق کے پیکر اور رحمت اللعالمین ہیں، اُمت کے غمخوار تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کامل ایمان کی نشانی ہے۔

کانفرنس کے اختتام پر حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ مدظلہ نے متفقہ قرارداد منظور کرتے ہوئے کہا کہ فرانس سمیت مغربی ممالک مسلسل نعوذ باللہ! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کا مذاق اُڑا کر مسلمانوں کی دل آزاری کر رہے ہیں اور یہ سب مسلمانوں کی نااتفاقی اور باہمی کھینچا تانی کا نتیجہ ہے۔ پہلی مرتبہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے بعد اگر فرانس کو اینٹ کا جواب پتھر سے ملتا تو دوبارہ کبھی وہ اس قسم کی حرکت نہیں کرتا۔ اُنہوں نے اقوام متحدہ اور او آئی سی کے کردار پر کئی سوالات اُٹھاتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں اقوام متحدہ اور او آئی سی کی خاموشی معنی خیز ہے، اُنہوں نے فرانس میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بحیثیت مسلمان‘ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی شان میں گستاخی کرنے پر نہ صرف فرانسیسی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں گے بلکہ حکومت پاکستان فوری طور پر فرانس کے سفیر کو ملک بدر کرے اور بین الاقوامی عدالت میں فرانس کے صدر پر مسلمانوں کی دل آزاری

کرنے پر اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی پر دہشت گردی کا مقدمہ درج کیا جائے اور فرانس پر بین الاقوامی پابندی لگائی جائے اور مسلم ممالک فرانس کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کریں تا کہ آئندہ کوئی بھی ایسے اقدامات اُٹھانے سے قبل ہزار بار سوچیں۔ مقررین نے حال ہی میں پشاور میں دینی مدرسہ میں دھماکے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت دینی مدارس کو تحفظ دینے میں ناکام ہوچکی ہے۔ اُنہوں نے دھماکے میں شہیدوں اور زخمیوں سے اظہار یکجہتی کیا۔ سیکورٹی کے فرائض انصار الاسلام کے رضا کاروں نے ادا کئے، پیر طریقت شیخ الحدیث حضرت مولانا سیف اللہ جان نے کانفرنس کی اختتامی دعا فرمائی۔

☆☆.................☆☆

مولانا عبدالغفار نعمانیؒ کی وفات

مولانا عبدالغفار نعمانیؒ نے جامعہ خیرالمدارس ملتان میں مکمل تعلیم حاصل کی۔ ہمارے بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی حفظہ اللہ کے تعلیم کے ساتھیوں میں سے تھے۔ آپ نے جامعہ کے اساتذہ کرام حضرت علامہ محمد شریف کشمیریؒ، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی عبدالستارؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیقؒ، مولانا منظور احمدؒ، مولانا غلام مصطفیٰ ملتانیؒ، مولانا عتیق الرحمٰن فیروزپوری کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے، تقریباً آٹھ سال جامعہ میں تعلیم حاصل کی۔

۱۹۸۸ء میں آپ بستی ملوک ضلع ملتان کی جامع مسجد خضریٰ میں امام وخطیب مقرر ہوئے اور خضریٰ مسجد کے ساتھ دینی ادارہ بھی قائم کیا تا کہ علاقہ اور قرب و جوار کے بچوں کو دینی تعلیم دی جاسکے۔ بدعات ورسومات پر مشتمل علاقہ میں حق کا دیپ جلائے رکھا۔ حالات خواہ کچھ رہے انہوں نے ادارہ اور مسجد کو نہیں چھوڑا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی یونٹ کے امیر تھے۔ بستی ملوک خاصا بڑا قصبہ ہے اور یہ حصہ بہاولپور کے مبلغ کے ماتحت ہے۔ بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی ان کے تعلیم کے ساتھی بھی ہیں تو ان کی آمد ورفت رہتی ہے۔ راقم بھی کئی مرتبہ حاضری دیتا رہا۔ انہوں نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ ان کی کل عمر ۶۳ سال تھی، ۳۲ سال جامعہ رحیمیہ تعلیم الاسلام، مسجد خضریٰ کی خدمت کی۔ ۳/نومبر ۲۰۲۰ء کو ان کی نماز جنازہ بستی ملوک میں ادا کی گئی۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کی امامت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ نے کی۔ جنازہ میں ملتان، لودھراں، دنیا پور، کہروڑپکا، شجاع آباد، وہاڑی، رحیم یار خان، کبیر والا، میلسی سمیت مضافاتی علاقوں کے مسلمانوں نے شرکت کی۔ جنازہ میں جامعہ خیرالمدارس ملتان کے تمام اساتذہ کرام نے شرکت کی اور اپنے جامعہ کے فاضل کو سپرد خاک کیا۔ اللہ پاک مرحوم کی حسنات کو قبول اور سیئات سے درگزر فرمائیں اور ان کے مدرسہ اور مسجد کو صدقہ جاریہ بنائیں۔ آمین۔

مولانا راؤ محمد الیاس حفظہ اللہ کو صدمہ

مولانا راؤ محمد الیاس ہمارے مشکوٰۃ شریف اور دورۂ حدیث شریف باب العلوم کہروڑپکا کے ساتھی ہیں۔ ان کے والد محترم قاری قمرالدینؒ فنافی التبلیغ تھے۔ مولانا حافظ محمد الیاس جو''مولانا'' اور''حافظ'' سے کم اور علاقہ میں''راؤ'' کے سابقہ سے زیادہ پہچانے جاتے ہیں۔ دینی علوم سے فراغت کے بعد انہوں نے اسکول میں ملازمت اختیار کرلی، اب ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔

ان کے ایک فرزند ارجمند جو انتہائی ذہین نوجوان تھے۔ دینی علوم کی طرف تو نہ چل سکے، لیکن اسکول، کالج اور اب ملتان میں نواز شریف یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے۔ پچھلے دنوں ۱۶/اگست ۲۰۲۰ء کو ظہر کی نماز ادا کی اور والد محترم سے اجازت لے کر یونیورسٹی کے لئے اے پی وی پر سفر کیا، ابھی چند کلومیٹر کا سفر کیا ہوگا کہ اے پی وی (چھوٹی ویگن) کا پچھلا ٹائر پھٹ گیا اور گاڑی الٹ گئی تو راؤ محمد زبیر اور ایک بزرگ موقع پر وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صاحبزادہ مرحوم کی عمر ۱۸ سال تھی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ چندمنٹ پہلے والدین کو مل کر گیا اور چندمنٹ کے بعد اس کی میت لائی گئی۔ راؤ محمد الیاس جس محلے میں رہائش پذیر ہیں وہ سارا محلہ راجپوتوں کا ہے۔ جب میت پہنچی تو سارے محلہ میں کہرام مچ گیا۔ جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے منتظم اعلیٰ مولانا حبیب الرحمٰن مدظلہ اپنے شاگردوں سمیت آگئے اور اس کے غسل میں شریک ہوئے۔ جنازہ کا اعلان جنازہ گاہ کا ہوچکا تھا، لیکن مولانا نے خود ایمبولینس کا انتظام کیا اور جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور دامت برکاتہم کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ دوسری نماز جنازہ میں کثرت اژدہام کی وجہ سے جنازہ گاہ کے بجائے عیدگاہ میں ادا کی گئی، جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ راقم کو معلوم ہوا تو ۹/نومبر ۲۰۲۰ء کو مولانا راؤ محمد الیاس سے تعزیت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائیں اور والدین کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ آمین۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس، صوابی

رپورٹ: سعید الحق جدون

صوابی.... عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے، اس عقیدے کی حفاظت ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے، قرونِ اولیٰ سے عہد حاضر تک پوری امت مسلمہ کا اجماع چلا آ رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کفر ہے، اس عقیدے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ عہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے عصر حاضر تک اس عقیدے کے تحفظ کے لئے جدوجہد شروع ہے۔ عصر حاضر میں تحفظ ختم نبوت کے لئے جو تنظیمیں کام کررہی ہیں، ان میں سے ایک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے، جس کا جال پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے، پاکستان کے کونے میں کونے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں سے اللہ تعالیٰ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی خدمت لے رہے ہیں، علاقائی، ضلعی اور صوبے و مرکز کی سطح تک اس تنظیم میں اللہ تعالیٰ مختلف شخصیات سے خدمات لے رہے ہیں۔ اس حوالے سے صوابی کی سرزمین ایک زرخیز سرزمین ہے۔ یہاں پر تحفظ ختم نبوت کے لئے شیخ مولانا اعزاز الحق شاہ منصوری کی زیر سرپرستی کام ہورہا ہے۔ شیخ اعزاز الحق صاحب سے اللہ تعالیٰ نے میدان تصوف میں خدمات کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بڑی خدمات لی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ضلع صوابی ہر سال شیخ مولانا اعزاز الحق کی زیر سرپرستی ضلع صوابی کے علمی اور تاریخی قصبہ شاہ منصور میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ امسال بھی ۷، ۸/ نومبر ۲۰۲۰ء کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جو انتہائی حسن ترتیب کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی اور اس میں لاکھوں عاشقان رسول نے شرکت کی۔ کانفرنس کے بہترین انتظام واہتمام پر مقامی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا اعزاز الحق اور ان کی ٹیم مفتی نصیر محمد، مولانا محمد ابراہیم، مفتی غنی الرحمٰن، مفتی فضل علی شاہ، مولانا رسال محمد، حاجی عبدالسلام، مولانا خیرالامین، مولانا صابر شاہ، مولانا فیضان الحق اور مولانا مختیار علی کے علاوہ سینکڑوں معاونین اور خدمت گار ہم سب کے خصوصی شکریئے کے مستحق ہیں، جنہوں نے دن رات ایک کرکے اہل صوابی میں عقیدۂ ختم نبوت سے آگاہی کے لئے ملک بھر سے اہل علم بلوا کر اس موضوع پر مدلل بیانات سننے کا موقع فراہم کیا۔

کانفرنس ۷/ نومبر ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ ۲ بجے شروع ہوئی۔ مفتی غنی الرحمٰن، مولانا مختیار علی اور مولانا رسال محمد نے بحیثیت اسٹیج سیکریٹری کے خدمات سرانجام دیں۔ نماز ظہر کے بعد شیخ طریقت مولانا اعزاز الحق مدظلہ نے افتتاحی تقریر سے کانفرنس کا آغاز کیا، جس میں انہوں نے عشق مصطفیٰ کو موضوع بحث بنایا، آپ نے سامعین پر یہ بات واضح کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس معاشرے میں آئے وہ بغض و نفرت سے لبریز معاشرہ تھا، لیکن آپ کی محنتوں سے وہ امن و محبت کا معاشرہ بن گیا اور وہی لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت کرنے لگے جو آپ کے سر کے دشمن تھے۔ آپ نے ان لوگوں کو اپنے اخلاق سے متاثر کیا جس کی کئی مثالیں سیرت کی کتابوں میں موجود ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے سب کو معاف فرما کر ارشاد فرمایا: ’’جاؤ! تم سب آزاد ہو۔‘‘ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو معاف کرتے تھے، اس لئے معاشرے میں ایک دوسرے کو معاف کرنے کا یہ نہج اختیار کرنا چاہئے تاکہ دین اسلام کے دشمنوں کے لئے ہم یک جان و یک قالب بن کر سامنے آئیں۔ اس کے بعد شیخ الحدیث مولانا سعید الحق، مولانا اسداللہ، قاری اکرام الحق، وفاق المدارس العربیہ ضلع صوابی کے مدیر مفتی نصیر محمد، شیخ الحدیث مولانا یوسف شاہ، مرکزی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، شیخ القران مولانا نورالہادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور پیر حزب اللہ جان نے بالترتیب عقیدۂ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت پر سیر حاصل بیانات کئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ خیبر پختونخوا کے امیر مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے کہا کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں تین مطالبات کئے گئے تھے جن میں سے ایک مطالبہ ہنوز باقی ہے وہ یہ کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ آج بھی اس ملک میں اہم پوسٹوں پر یہ لوگ موجود ہیں جس کا اعتراف وزیر مذہبی امور نے کیا کہ کابینہ میں چھ افراد قادیانی ہیں۔ سابق وزیر تعلیم

مولانا فضل علی حقانی نے کہا کہ فرانس نے گستاخانہ خاکوں کی وجہ سے عالم اسلام کے جذبات کوابھاراہے،اس لئے ان کا بھرپور مقابلہ کرکے فرانس کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ جمعیت علماء اسلام کے صوبائی جنرل سیکریٹری مولانا عطاء الحق درویش نے کہا کہ آئین میں ختم نبوت کی شقوں میں تبدیلی کے لئے کئی بارکوشش کی گئی لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کی جدوجہد کی وجہ سے وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکے اور نہ ہی مستقبل میں ان شاءاللہ! وہ کامیاب ہوں گے،اس لئے ان کی راہ میں سدِ سکندری ثابت ہونا اور ڈٹ کر مقابلہ کرنا سب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ پیر حزب اللہ جان نے قادیانی مصنوعات اور فرانسیسی مصنوعات کے بائیکاٹ پر زور دیا اوراس حوالے سے عوامی آگاہی کواس وقت کا ایک اہم تقاضا قرار دیا۔

شیخ الحدیث مولانا انوارالحق مدظلہ مہتمم جامعہ حقانیہ نے فرمایا کہ آج ایک بار پھر یہی لوگ ٹرمپ اور اقوام متحدہ کے پاس جاکر شکایات کا انبار پاکستان پر لگاتے ہیں لیکن جب علماء کی یہ محنت موجود ہو تو اس طرح کی شکایات سے قادیانیوں کا مقصود ان شاءاللہ! پورا نہیں ہوسکے گا۔ آخر میں انہوں نے فرانس کے معاملے میں عرب امارات کا فرانس کا ساتھ دینے پر سخت غم اور غصے کا اظہار کیا۔ مرکزی مبلغ مفتی محمد راشد مدنی نے عقیدۂ حیات عیسیٰ پر قادیانیوں کے اعتراضات کا تجزیہ کرتے ہوئے دلائل سے اس پر نقد کیا۔ انہوں نے یہ بات واضح کی کہ قادیانی دجل وفریب سے لوگوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں، مثلاً قادیانی کہتے ہیں کہ ہم یہی کلمہ پڑھتے ہیں جومسلمان پڑھتے ہیں، پھرہم کیسے کافر ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اس کلمے میں ’’محمد رسول اللہ‘‘ سے مرادمرزا قادیانی لیتے ہیں، یہ بات ان کی کتاب (کلمۃ الفصل) میں لکھی گئی ہے۔ اس وجہ سے موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ اس طرح کے دجل وفریب سے مسلمان نوجوانوں کوخبردار کرنا عصری ضرورت ہے۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع صوابی کے امیر مولانا اعزازالحق کی رقت آمیز دعا سے یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

☆☆.................☆☆

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیراہتمام آدم شاہ کالونی قندہاری چوک سکھر میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۱۱؍نومبر ۲۰۲۰ء بروز بدھ بعد نماز مغرب زیرصدارت یادگاراسلاف حضرت مولانا عبیداللہ انصاری، زیرنگرانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر کے ناظم تبلیغ مفتی محکم الدین مہر، منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری عبدالکریم نجار کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ ہدیۂ نعت محترم جناب حافظ حبیب اللہ شیخ نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا مفتی محمد اعجاز نے سرانجام دیئے۔ علماء کرام مولانا محمد امان اللہ جمالی، مولانا مفتی عبدالباری، مولانا عبدالمجیب قریشی بیرشریف، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر کے امیر قاری جمیل احمد بندھانی، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر، مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالواحد قریشی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد، شاہین ختم نبوت حضرت اقدس مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا کے اندر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوشاں ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت، تحفظ پاکستان ہے، کیونکہ پاکستان کلمہ طیبہ کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اور قادیانی، مرزائی کلمہ طیبہ، عقیدۂ ختم نبوت اور ملک پاکستان کے غدار ہیں، اس لئے ملک کے تمام آئینی اداروں، ایوانِ بالا، سینیٹ، قومی اسمبلی، سپریم کورٹ، ہائی کورٹ چاروں صوبائی اسمبلیوں نے ان قادیانیوں کو کافر قرار دیا ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ جس طرح ہم عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کررہے ہیں، اسی طرح ملک پاکستان کا تحفظ کرنا، یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ اس کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے مفتی محکم الدین مہر، مولانا عبیداللہ انصاری، مولانا عبدالرؤف اور ادارۃ الفرقان کے طلبا نے بھرپور محنت کی، اللہ تعالیٰ تمام حضرات کوجزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی کے زیرانتظام ۱۲؍نومبر ۲۰۲۰ء بروز جمعرات عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس زیرصدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی سائیں سیّد نور محمد شاہ، زیرنگرانی ناظم مجلس ضلع گھوٹکی مولانا محمد یوسف شیخ منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز صبح دس بجے قاری اللہ ڈنو کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ہدیۂ نعت علی محمد سانگھڑ نے پیش کی، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبدالجبار بھٹو نے سرانجام دیئے۔ مقامی علماء کرام کے بیانات کے بعد مہمان علماء کرام میں مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا صبغت اللہ جوگی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا حسین ناصر سکھر، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا عبدالمجیب قریشی بیرشریف، مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالواحد قریشی کے بیانات ہوئے۔ علماء کرام نے فرمایا کہ قادیانی یہود ونصاریٰ کے ساتھ مل کر اسلام اور پیغمبر اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

خطبہ جمعہ نوراجہ بھٹہ: نوراجہ بھٹہ جلال پور پیر والا سے مشرق کی جانب چند کلو میٹر پر واقع ہے۔ ہمارے مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ اسی علاقہ کے رہنے والے تھے۔ نیز میرے ایک استاذ جن سے میں نے قرآن پاک ناظرہ پڑھا، حضرت قاری شوق محمدؒ بھی اسی علاقہ کے رہنے والے تھے، جو مدرسہ عزیز العلوم شجاع آباد میں ایک عرصہ حفظ و ناظرہ کے استاذ رہے، جو ظاہری آنکھوں سے اگرچہ نابینا تھے، لیکن دل کی آنکھوں کے بینا۔ راقم نے نورانی قاعدہ کی الف با سے قرآن پاک کی والناس کی سین تک حضرت قاری صاحبؒ سے قرآن پاک ناظرہ پڑھا۔

حضرت قاری صاحبؒ کے ایک بھائی حافظ عطاء محمد تھے جو بہاولپور کے قریب چک نمبر ۱۲ بی سی میں امام و خطیب رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چکوال کے امیر مولانا مفتی محمد معاذ مدظلہ موخر الذکر کے فرزند ارجمند ہیں، جو ذی استعداد عالم دین، بہترین مدرس اور اچھے خطیب ہیں۔ چکوال کے قریب ''بھون'' نامی قصبہ میں خطیب اور چکوال کے مدرسہ تجوید القرآن میں بڑی کتابوں کے استاذ ہیں۔ اسی علاقہ کے مولانا حبیب اللہ مدظلہ ۷/ستمبر ۲۰۲۰ء کو ''محمد پور دیوان'' ڈیرہ غازی خان میں ملے اور جمعہ کا تقاضا فرمایا۔ راقم نے ڈائری سامنے کردی اور انہوں نے ۱۲/ربیع الاول کا جمعہ میری ڈائری پر لکھ دیا تو ۱۲/ربیع الاول کے جمعہ کا خطبہ راقم نے نوراجہ بھٹہ میں دیا۔

مولانا غلام فرید مدظلہ سے ملاقات: مولانا غلام فرید مدظلہ جامعہ قاسم العلوم ملتان کے قدیم فضلاء میں سے ہیں۔ ۵۵-۱۹۵۶ء میں پڑھتے رہے۔ اس وقت دار العلوم کبیر والا کے بانی مولانا عبدالخالقؒ صدر المدرسین تھے۔ بخاری شریف ان سے پڑھی، جبکہ مسلم شریف مولانا مفتی محمودؒ سے اور ابوداؤد شریف مولانا مفتی علی محمدؒ سے پڑھی۔ ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ اسی زمانہ میں جامعہ قاسم العلوم میں امام الملوک والسلاطین مولانا عبدالقادر آزادؒ، خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ، خطیب دلپذیر حضرت مولانا قاری محمد حنیف ملتانیؒ بھی جامعہ میں زیر تعلیم رہے۔ مولانا غلام فرید مدظلہ سو سال کے پیٹے میں ہوں گے۔ ان کے حکم پر ان کی خدمت میں حاضری ہوئی، بہت ہی دعاؤں سے نوازا، ان کی خدمت میں تقریباً پچیس تیس منٹ بیٹھنے اور ان کے ارشادات گرامی سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔

قاری عبدالرشیدؒ کی تعزیت: قاری عبدالرشید اور ان کے برادر اکبر مولانا ضیاء الرحمٰن ارشدؒ مدرسہ عزیز العلوم شجاع آباد کے زمانہ تعلیم کے ساتھیوں میں سے تھے، ان کے والد گرامی حضرت مولانا محمد نورؒ متوفی ۲۰۱۱ء فاضل جامعہ قاسم العلوم ملتان ایک عرصہ بہادر پور جلال پور پیر والا کی مرکزی مسجد کے خطیب رہے۔ موخر الذکر، ثانی سیبویہ حضرت مولانا غلام رسول پونٹویؒ تلمیذ شیخ الہندؒ کے شاگرد رشید تھے۔ حضرت پونٹویؒ جنوبی پنجاب کے استاذ الکل تھے، حضرت اقدس سیدی و مرشدی حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، ہمارے استاذ محترم مفسر القرآن حضرت مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ انہیں کے تلمیذ رشید تھے۔ مولانا محمد نواز ہمارے استاذ محترم مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ کے ہمشیر زادہ تھے۔ مولانا ضیاء الرحمٰن ارشد، قاری عبدالرشید قطر چلے گئے۔ مولانا ضیاء الرحمٰن مناظرہ کا ذوق بھی رکھتے تھے۔ جنہیں وکیل احناف ہونے کا شرف حاصل ہے۔ قاری عبدالرشیدؒ قطر کی ایک مسجد میں جو وہاں کے محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام ہے تقریباً ۲۵ سال امام رہے۔ یکم ستمبر ۲۰۲۰ء کو قطر میں ان کا انتقال ہوا۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور چھ بیٹیاں سوگوار چھوڑے اور وہیں تدفین ہوئی۔ راقم کی قاری عبدالرشیدؒ کے والد محترم مولانا محمد نورؒ سے بھی شناسائی تھی۔ راقم جب بہاولپور میں مبلغ تھا تو دو تین مرتبہ ان کے حکم پر خطبۂ جمعہ کی سعادت نصیب ہوئی تو راقم ان کے بھتیجوں سے جامعہ ابوحنیفہ میں ملا۔ تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کی مغفرت کی دعا کی۔

سیٹھ محمد عارف آرائیں سے ملاقات: مذکور بھی مدرسہ عزیز العلوم میں تعلیم کے زمانہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ بہادر پور مین بازار میں

کھاد، بیج اور اسپرے کی دکان ہے۔ تقریباً چالیس سال بعد ان سے ملاقات ہوئی اور طالب علمی کے زمانہ کی یادداشتیں تازہ کرتے رہے۔

مولانا سیّد احمد سعید کاظمی سے ملاقات:
مولانا کاظمی کے والد گرامی مولانا سیّد بشیر احمد کاظمی دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ کے تلمیذ رشید تھے۔ ۴۶۔۱۹۴۷ء میں دارالعلوم دیوبند سے دورۂ حدیث شریف کیا اور اس دوران تقسیم ہند کا عمل ہوا۔ مولانا سیّد بشیر احمد شاہ کاظمیؒ نے ۱۹۵۰ء میں جامعہ سراج العلوم کے نام سے لودھراں شہر میں مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ اس وقت جامعہ کے مہتمم مولانا محمد میاں مدظلہ انہیں کے تلمیذ رشید ہیں۔ مشکوٰۃ شریف تک کتابیں حضرت شاہ صاحبؒ سے پڑھیں۔ لودھراں کے قریب ایک قصبہ ’’گوگڑاں شریف‘‘ ہے، جہاں ایک بزرگ مولانا سیّد امام شاہؒ ہوتے تھے، جو پنجاب کے معروف بزرگ حضرت پیر مہر علی شاہؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ مولانا سیّد بشیر احمد شاہؒ نے انہیں سے مشکوٰۃ شریف تک کتابیں پڑھیں اور اپنے استاذ محترم مولانا سیّد امام شاہ کے حکم پر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور سند و دستار فضیلت حاصل کی۔ مولانا سیّد بشیر احمد شاہؒ نے وقتاً فوقتاً تین نکاح کئے۔ پہلی بیوی سے مولانا سیّد احمد سعید کاظمی مدظلہ ہیں، نیز ایک اور بیوی سے معروف خوش الحان خطیب مولانا سیّد محمد اسماعیل شاہ کاظمی ہیں۔ نیز مولانا قاری سیّد عبدالحفیظ بھی ان کے فرزند ارجمند ہیں، موخرالذکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے نائب امیر ہیں۔

سیّد احمد سعید کاظمی مدظلہ نے ایک عجیب واقعہ سنایا کہ جب ہمارے والدین گوگڑاں شریف میں رہائش پذیر تھے تو ہمارے گھر میں جنات کا بسیرا ہوگیا، بہت سے عامل حضرات نے کوششیں کیں، لیکن وہ جان ومکان نہیں چھوڑتے تھے۔ ملتان میں ایک عامل ماہر جنات وعملیات تھے۔ ان کی خدمت میں والد صاحب تشریف لے گئے، انہوں نے اپنی تلوار دی اور فرمایا کہ گھر میں لٹکادیں۔ ان شاء اللہ العزیز جنات گھر چھوڑ جائیں گے اور نہ چھوڑیں تو میری تلوار واپس کردیں، چنانچہ شاہ صاحبؒ وہ تلوار لے کر آئے اور گھر میں لٹکادی۔ دوسرے دن عامل تشریف لائے تو نیام خالی تھی اور تلوار نہ تھی، کچھ دن کے بعد تلوار واپس نیام میں آگئی، تو عامل نے ہاتھ کھڑے کردیئے۔ مولانا سیّد بشیر احمد شاہؒ عامل کو ملتان چھوڑ کر ٹرین کے ذریعہ لودھراں واپس آئے تو دیکھا کہ اسٹیشن پر کچھ حضرات گاڑی کے انتظار میں تشریف فرما ہیں اور وہ سفرحج کے لئے روانہ ہونے والے تھے، شاہ صاحبؒ نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام خط لکھ کر حجاج کے سپرد کیا کہ یہ خط روضۂ اطہر کی جالی کے اندر ڈال دیں، اس میں شاہ صاحبؒ نے اپنا دکھڑا تحریر کیا۔ حجاج کرام نے مدینہ طیبہ جاکر وہ خط جالی مبارک کے اندر ڈال دیا، ان دنوں اتنی سختی نہیں ہوتی تھی۔ شاہ صاحبؒ کی ہمشیرہ جو نہایت عابدہ وصالحہ سیّد زادی تھیں، انہیں خواب میں چند حضرات کی زیارت ہوئی، جن میں خلیفۃ الرسول بلافصل سیّدنا صدیق اکبر، سیّدنا فاروق اعظم، سیّدنا عثمان غنی، سیّدنا علی المرتضیٰ اور حسنین کریمین (رضی اللہ عنہم اجمعین) انہوں نے فرمایا کہ آپ کے بھائی کا خط رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مل چکا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھیجا ہے، ہم ایک ضروری کام کے لئے جارہے ہیں، عنقریب جلد واپس ہوں گے اور جنات کو نکالیں گے۔ ایک رات گھر میں خوب شور بپا ہوا اور چیخ و پکار کی آوازیں بھی آئیں، ہمسائے تک گھروں سے نکل آئے اور انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ شاہ صاحبؒ کے گھر یہ آوازیں کیسی ہیں؟ سارے گھر والے جاگ گئے، لیکن وہ محترمہ جنہیں حضرات کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زیارت نصیب ہوئی، انہیں نہ جگایا گیا، کچھ دیر کے بعد وہ شور ختم ہوا، اتنے میں مائی صاحبہ بھی بیدار ہوگئیں اور انہوں نے بتلایا کہ حضرات کرام نے یہ پیغام ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے جنات کو مار کر بھگادیا ہے، آئندہ کے لئے نہیں آئیں گے۔

حضرت شاہ صاحبؒ گوگڑاں چھوڑ کر لودھراں شہر میں آگئے اور جیسا کہ عرض کیا گیا کہ انہوں نے ۱۹۵۰ء میں مدرسہ سراج العلوم کی بنیاد رکھی اور چھوٹے چھوٹے مٹی کے کمرے بنائے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا، موصوف کا اصلاحی تعلق ہمارے حضرت بہلویؒ سے تھا۔ ۱۹۷۴ء میں وفات پائی اور ۱۹۷۴ء کے بعد مولانا محمد میاں مدظلہ مدرسہ کے مہتمم بنائے گئے۔

مدرسہ جامعہ محمدیہ ناصر العلوم دھنوٹ میں حاضری: ادارہ کے بانی مولانا محمد ناصرؒ تھے، جنہیں ہمارے لاہور کے مبلغ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کے جدامجد نے زمین وقف کی۔ انہوں نے علاقہ میں توحید وسنت کا مرکز بنایا۔ مرحوم بہت سادہ منش عالم دین تھے، ان کی زندگی میں مدرسہ کی عمارت بھی ناپختہ تھی، ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا اشرف علی فاضل جامعہ باب العلوم کہروڑپکا، مدرسہ کے مہتمم بنائے گئے۔ موصوف ہمارے جامعہ باب العلوم کے تعلیم کے زمانہ کے

ساتھیوں میں سے ہیں۔ مقامات بعدہ سبع معلقات یا دیوان حماسہ میں راقم کے شریک درس تھے۔ ان کے بارہا سلام و پیغام ملے کہ آتے جاتے مل جاؤ، چنانچہ ۳۱؍اکتوبر کو کچھ دیر ان کے ہاں قیام رہا۔

صوفی محمد علیؒ لودھراں: صوفی محمد علی لودھراں میں اخبارات کی ایجنسیاں چلاتے تھے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے اور جناب نور محمد مجاہدؒ ناظم اعلیٰ تھے۔ ایک عرصہ تک انہوں نے مجلس کی ذمہ داریاں سنبھالے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تین بیٹوں سے نوازا ان کے ایک فرزند ارجمند جناب عبدالمجید ندیم کراچی میں روزنامہ اسلام، امت، خبریں کے نمائندہ خصوصی رہے۔ ایک اور فرزند جناب عبدالحمید مجاہد ہیں، ان کے ایک بیٹے اور ایک بیٹی کا نکاح تھا، انہوں نے جماعتی تعلق کی وجہ سے فرمائش کی کہ دونوں بچوں کے نکاح میں شرکت فرمائیں۔ راقم نے انہیں ۳۱؍اکتوبر کو بچی کے نکاح میں شرکت کا وعدہ کرلیا، چنانچہ قبیل عصر مظفر گڑھ سے بارات آئی اور عمر فاروق سلمہ کے ساتھ نکاح میں شرکت کی سعادت اور اس سے پہلے چند منٹ نکاح کے اغراض و مقاصد، میاں بیوی کے حقوق و فرائض پر گفتگو کا موقع ملا۔ اللہ پاک دونوں نکاحوں میں خیر و برکت اور دونوں گھرانوں میں خوشیوں کا ذریعہ بنائیں اور نیک وصالحہ اولاد سے سرفراز فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مظاہرہ میں شرکت: فرانس کے گستاخانہ خاکوں کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے زیر اہتمام ۳۱؍اکتوبر ۱۱ بجے قبل از دوپہر ختم نبوت چوک میں مظاہرہ ہوا۔ جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ مرکزی انجمن تاجران بہاولپور کے صدر حافظ محمد یونس، جامعہ دارالعلوم مدینہ بہاولپور کے ناظم مولانا صہیب مصطفیٰ، دارالعلوم اسلامی مشن کے صدر المدرسین مولانا عبدالرزاق اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے، جس میں مقررین نے فرانسیسی صدر اور وہاں کے اخبارات کے گستاخانہ خاکوں کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کیا۔ عوام سے فرانسیسی پیٹرول پمپ اور اس کی دوسری مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کی گئی۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ فرانس سے سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں۔ فرانس سے اپنے سفیر کو واپس بلایا جائے اور اس کے سفیر کو ملک بدر کیا جائے۔ یہ پُر امن مظاہرہ محمد اسماعیل شجاع آبادی کے دعائے خیر پر اختتام پذیر ہوا۔

حاجی سیف الرحمٰن مدظلہ کی عیادت: حاجی سیف الرحمٰن تقریباً تیس سال سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر چلے آرہے ہیں۔ بہاولپور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی حکیم محمد ابراہیم جالندھریؒ تھے۔ ان کی دعوت پر ۱۹۶۸ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں جناب عبدالرحمٰن انصاری مدظلہ کی معیت میں شامل ہوئے۔ ایک عرصہ تک سب کچھ ہونے کے باوجود کوئی عہدہ نہیں لیا نیز مجلس کی مرکزی شوریٰ کے بھی ایک عرصہ سے رکن چلے آرہے ہیں۔ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکہائے ختم نبوت اور ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ مرکزی انجمن تاجران کے بھی ایک عرصہ تک صدر رہے۔ اٹھارہ سال سے صاحبِ فراش ہیں۔ ۳۱؍اکتوبر کو مظاہرہ سے فارغ ہونے کے بعد مولانا محمد اسحاق ساقی، حاجی مقبول احمد صراف، عبدالرحمٰن انصاری کی معیت میں حاجی صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔ تقریباً آدھ گھنٹہ ان کی مجلس اور مجاہدانہ گفتگو سے استفادہ کیا۔

جامعہ رحیمیہ ملتان کے شیخ الحدیث کے لئے دستار بندی: ۳۰؍اکتوبر ۲۰۲۰ء کو ملتان کے ممتاز عالم دین، پانی پتی قرأ وحفاظ کے استاذ محترم مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوریؒ کا انتقال ہوا۔ مرحوم کو اللہ پاک نے چار صاحبزادے دیئے، بڑے صاحبزادے مولانا محمد احمد سلمہ کو ان کے جامعہ کا مہتمم مقرر کیا گیا۔ ایک صاحبزادے مولانا قاری محمد احسن مدنی کو لکڑ منڈی مسجد میں قائم مدرسہ تحفیظ القرآن کا انچارج مقرر کیا گیا۔ مولانا محمد اسعد مدنی حفظہ اللہ جنہیں مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنے سبق بخاری شریف کا کچھ حصہ دیا ہوا تھا، ۲؍نومبر کو ملتان ڈویژن کے شیوخ حدیث اور علماء کرام نے انہیں باقاعدہ شیخ الحدیث مقرر فرمادیا اور ان کی دستار بندی بھی کی۔ چنانچہ دستار بندی کی تقریب میں استاذ محترم حضرت مولانا منیر احمد منور شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری، جامعہ خیر المدارس ملتان کے استاذ الحدیث والتفسیر مولانا محمد عابد مدظلہ، موصوف کے استاذ محترم مولانا عبدالرحمٰن جامی، دارالعلوم کبیر والا کے استاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی حامد حسن مدظلہ دیگر کئی ایک مدارس کے شیوخ حدیث نے اپنے دست مبارک سے ان کی دستار بندی کی۔ راقم بھی اس تقریب سعید میں شامل تھا۔ شیوخ حدیث نے اپنے نصائح سے بھی سرفراز فرمایا۔

جامعہ خیر المدارس ملتان کے مہتمم، وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری نے پُر لطف گفتگو سے سرفراز فرمایا۔

انہوں نے کہا کہ جب مجھے خیر المدارس کا مہتمم مقرر کیا گیا تو اس وقت جامعہ کی شوریٰ میں شیخ التفسیر حضرت علامہ شمس الحق افغانیؒ، مولانا مفتی عبدالشکور ترمذیؒ، مولانا محمد عبداللہ شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال، علامہ محمد شریف کشمیریؒ، حضرت تھانویؒ کے خلیفہ حضرت حاجی محمد شریف ملتان، شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہ، مولانا محمد مالک کاندھلویؒ جیسے جید علماء کرام تھے جب کہ میں جامعہ میں اپنے اساتذہ کرام کے مقابلہ میں طفل مکتب تھا۔ میری عمر بیس سال تھی، جب مجھے مہتمم بنایا گیا تو میں دوتین ماہ پہلے دورۂ حدیث شریف پڑھ کر فارغ ہوا۔ شعبان المعظم میں ہمارا امتحان ہوا اور میرے والد محترم مولانا محمد شریف جالندھریؒ سفرحج پر تھے کہ ذوالقعدہ میں ان کی وفات ہوئی تو جامعہ میں میری تین حیثیتیں تھیں۔ میں حضرت علامہ محمد شریف کشمیریؒ کے ہاں تکمیل (منطق) کر رہا تھا۔ مجھے جامعہ کا مہتمم بھی مقرر کیا گیا۔ تیسری حیثیت استاذ کی تھی کہ مجھے بنیادی اسباق دیئے گئے تھے۔ جامعہ کے اساتذہ کرام جو میرے بھی استاذ تھے۔ حضرت علامہ کشمیریؒ، جامعہ کے صدر مفتی حضرت مولانا مفتی عبدالستارؒ، امام القرأ حضرت مولانا قاری رحیم بخشؒ جو شعبۂ تجوید وقرأت کے صدر تھے۔

حضرت مولانا محمد صدیقؒ جو جامعہ کے ناظم تھے۔ چاروں اساتذہ کرام کی مکمل سرپرستی اور مشاورت سے میں جامعہ کا نظم چلاتا رہا۔ آج میں جو کچھ ہوں اپنے اساتذہ کرام کی نظر کرم سے ہوں تو میں برادر عزیز مولانا محمد احمد ادریس سے درخوست کرتا ہوں کہ کوئی بھی کام اپنے جامعہ کے اساتذہ کرام کی مشاورت کے بغیر نہ کریں۔ مہتمم صاحب اساتذہ کرام کے سامنے اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھیں اور اساتذہ کرام انہیں اپنا بڑا سمجھیں۔ اپنی والدہ محترمہ کی خدمت کر کے ان کی دعائیں لیں، تمام بھائی آپس میں پیار ومحبت سے رہیں۔ یہ تقریب تقریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ تقریب کے اختتام پر علماء کرام کی کھانے سے تواضع کی گئی۔

جامع مسجد اللہ اکبر میں بیان: جامع مسجد اللہ اکبر گلبرگ کالونی ملتان کے خطیب مولانا قاری منیر احمد جالندھری مدظلہ ہیں۔ آپ سے ۱۹۹۰ء سے بھی پہلے کی شناسائی ہے، جب راقم بہاولپور میں مبلغ تھا۔ ہمارے حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ جامعہ عربیہ فاروقیہ عارف والا میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے۔ قاری منیر احمد عربیہ فاروقیہ میں مدرس تھے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کے حکم پر کبھی کبھی جامعہ عربیہ فاروقیہ میں خطبہ جمعہ کی ڈیوٹی لگتی تو قاری صاحب سے ملاقات ہو جاتی۔ موصوف عارف والا سے ملتان گلبرگ کالونی کی مسجد اللہ اکبر میں خطیب وامام مقرر ہوئے۔ وقتاً فوقتاً ان کی مسجد میں حاضری ہوتی رہتی ہے۔ ۳؍نومبر کو عشاء کے بعد ان کی مسجد میں بیان ہوا۔

رویلانوالی مظفر گڑھ: مظفر گڑھ مردم خیز ضلع ہے، جہاں سے بڑے بڑے علماء کرام، مشائخ عظام، حفاظ وقرأ پیدا ہوئے۔ تقسیم سے پہلے احرار کا گڑھ تھا، یہاں سے جماعتی رضا کار قادیان کانفرنس میں شرکت کے لئے جاتے رہے۔ ہمارے مرشد قطب الارشاد حضرت بہلویؒ کے ایک پیر ومرشد حضرت اقدس شاہ فضل علی قریشیؒ مسکین پور شریف ضلع مظفر گڑھ کے رہنے والے تھے۔ اس ضلع میں کئی ایک جامعات تعلیم وتعلم کے مراکز ہیں۔ اُن مراکز میں سے ایک اہم ترین مرکز جامعہ حبیب المدارس یا کی والی علی پور بھی ہے، جس کے بانی حضرت مولانا حبیب اللہؒ فاضل دیوبند تھے، ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد مکی مدظلہ اس کے مدیر ومہتمم ہیں، جس کا فیضان پورے ملک میں بالعموم اور ضلع میں بالخصوص ہے۔

مدرسہ اشرف المدارس رویلانوالی: مدرسہ کے بانی ومہتمم مولانا مفتی عبدالوکیل جامعہ حبیب المدارس یا کی والے کے فاضل ہیں۔ رویلانوالی میں کرائے کی عمارت میں مدرسہ قائم کیا ہے جس میں ایک سو کے قریب طلبا زیر تعلیم ہیں۔ حفظ و ناظرہ کی تین کلاسیں ہیں، جبکہ درجۂ کتب ثالثہ تک ہے۔ ہمارے چناب نگر جامعہ ختم نبوت میں ردِ قادیانیت کورس کر چکے ہیں، ان کی دعوت پر مغرب کے بعد طلبا واساتذہ کرام اور نمازیوں سے خطاب کا موقع ملا۔

جامعہ علی المرتضیٰ الٰہ آباد میں جلسہ: ۴؍نومبر عشاء کے بعد سیرت النبی والصحابہ اور ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت خانقاہ مسکین پور کے چشم و چراغ اور سابق سجادہ نشین حضرت مولانا کلیم اللہ شاہؒ کے فرزند ارجمند مولانا احمد شاہ قریشی نے کی۔ جلسہ سے بہاولپور کے مولانا کبیر علی عباسی اور راقم کے بیانات ہوئے۔ جناب ظفر شہزاد گجر نے اپنی سریلی آواز کے ذریعہ حمد ونعت سے سامعین کے قلب وجگر کو گرمایا۔ آخر میں حضرت شاہ احمد مسکین پوری مدظلہ نے بیان بھی فرمایا اور مجلس ذکر بھی منعقد کی۔ اس ادارہ کے مہتمم جناب محمد ہاشم ہیں۔ دو اساتذہ کرام کی نگرانی میں ۵۰، ۶۰ طلبا کرام حفظ وناظرہ کی تعلیم میں مصروف ہیں۔ ☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس

رپورٹ:مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس مرکزی نائب امیر حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ کی صدارت میں دفتر مرکزیہ میں ۱۱رنومبر کو منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت مولانا عبیدالرحمٰن تلہ گنگ نے حاصل کی۔ اجلاس میں صاحبزادہ مولانا عزیز احمد ، صاحبزادہ مولانا خلیل احمد خانقاہ سراجیہ، مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری ، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد انس، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا ڈاکٹر سعید اسکندر، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈوآدم، مولانا قاری انوارالحق کوئٹہ، مولانا مفتی محمد حسن، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی لاہور، قاری عبیدالرحمٰن تلہ گنگ، قاضی ثاقب الحسینی اٹک، حافظ محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ، مولانا قاری محمد یٰسین فیصل آباد، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا سلیم اللہ جان فاروقی پشاور، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان اور جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ تلہ گنگ نے شرکت کی۔

گزشتہ اجلاس سے اس اجلاس تک وفات پانے والے علماء کرام، مشائخ عظام، جماعتی رفقاء کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا حضرت خاکوانی صاحب نے کرائی۔ سابقہ اجلاس کی کارروائی مولانا محمد انس نے پڑھ کر سنائی اور صدر محترم سے توثیقی دستخط کرائے۔

حکومت پاکستان کے مقرر کردہ آڈیٹر کی آڈٹ رپورٹ اراکین کو پیش کی گئی۔ ملتان کے آڈیٹر نے کئی اداروں کو جو آڈٹ کے لئے آتے ہیں کہا کہ حسابات آپ لوگ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر سے سیکھیں۔

اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کے سفر خرچ، مجلس کے زیر اہتمام چلنے والے درجن بھر مدارس کے سال بھر میں ہونے والے مصارف کی رپورٹ پیش کی گئی۔ اراکین شوریٰ کو بتلایا گیا کہ جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر درجۂ کتب میں ۱۱ اساتذہ کرام، درجۂ حفظ قرآن میں ۷ قراء کرام، درجہ اسکول میں ۴ مستند علماء کرام ٹیچرز، جامعہ ختم نبوت میں طلبا اور علاقہ کے غریب لوگوں کے لئے فری ڈسپنسری کا اہتمام کیا گیا ہے، جس میں کوالیفائڈ ڈاکٹر جو شام کو تقریباً چار گھنٹے وقت دیتے ہیں اور ایک ڈسپنسر بھی عوام کی خدمت میں مصروف ہیں، جس میں ہر ماہ سینکڑوں غریب لوگ استفادہ کرتے ہیں۔ جامعہ میں معاونین وخدام کی تعداد ۵ ہے، کل عملہ ۱۲۹ افراد پر مشتمل ہے۔

تخصص فی الافتاء:

جامعہ میں ۱۵ علماء کرام زیر تربیت ہیں۔ ہر ایک عالم دین کا وظیفہ ۱۵۰۰ روپے ماہوار ہے، جبکہ دورۂ حدیث شریف کے شرکاء کو ۱۰۰۰ روپے وظیفہ دیا جاتا ہے۔ درجہ عالیہ مشکوٰۃ شریف کے طلبا کے لئے ۷۵۰ روپے کی منظوری دی گئی۔ جلالین شریف والے طلبا کے لئے ۵۰۰ روپے ماہوار کی منظوری دی گئی۔ اعدادیہ سے خامسہ تک والے طلبا کو ۳۰۰ روپے ماہوار۔ حفظ وتجوید کے طلبا کو ۲۵۰ روپے ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے۔

مدرسہ دارالہدیٰ پرمٹ علی پور، مدرسہ ختم نبوت کنگنی والا گوجرانوالہ، محمدیہ مسجد چناب نگر کے ائمہ اور مدرسین کی تعداد ۲۲ ہے۔ مقامی دفاتر کا عملہ ۱۶، کراچی دفتر کا عملہ ۱۲ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کا عملہ ۱۳ افراد، دفتر مرکزیہ کا عملہ ۱۱ افراد پر مشتمل ہے۔ مجموعی تعداد ۹۳ ہے، جن کے مصارف دفتر مرکزیہ ملتان ادا کرتا ہے۔ مجلس کے مبلغین کی تعداد ۴۰ ہے۔

مجلس وہ منظم ادارہ ہے، جس کے مبلغین اور دفاتر میں مرکزی بک ملتان سے دی جاتی ہے، تمام مبلغین اور مقامی دفاتر اپنے آمد وخرچ کے حسابات مرکز کو بھیجتے ہیں، مجلس کے زیر اہتمام مدارس ۱۲ ہیں، جن کے تمام مصارف دفتر مرکزیہ ادا کرتا ہے۔ کوئٹہ مجلس کا ملکیتی سابقہ دفتر بیچ دیا گیا اور جدید دفتر کی زمین کی خریداری کے سلسلہ میں دو کروڑ روپے امداد کی منظوری دی گئی۔

دفتر مرکزیہ سے ملحق دو مکان خریدنے کی منظوری دی گئی۔ ڈیرہ غازی خان مجلس کے دفتر کی تعمیر کے لئے ۱۰ مرلہ قطعہ اراضی کی خریداری کی

منظوری دی گئی۔ جامع مسجد محمدیہ چناب نگر کی مسجد کی تعمیر کو تقریباً نصف صدی گزر رہی ہے، اس کی چھت کئی مقامات سے ٹپک رہی ہے، اس پر فرش لگانے کی منظوری دی گئی۔

قادیانیوں نے جابہ وادی سون سکیسر میں کسی زمانہ میں ''النخلہ'' کے نام سے گرمائی ہیڈ کوارٹر بنانے کی کوشش کی، مبلغین کی کوششوں سے ''النخلہ'' ویران ہو چکا ہے، جبکہ اس کے بالمقابل تلہ گنگ سرگودھا روڈ پر جابہ کے مقام پر مرکز تقریباً نصف صدی سے کام کر رہا ہے۔ اس کی تعمیر کو بھی تقریباً نصف صدی گزر چکی ہے۔ مسجد شہید کرا کے نئے سرے سے تعمیر کی گئی، اس کی تعمیر جدید پر تقریباً پچاس لاکھ روپے لاگت آئی منظور دی گئی اور بقیہ تعمیر و مرمت کی بھی اجازت دی گئی۔

کنگنی والا ہاشمی کالونی گوجرانوالہ میں بھی مسجد تقریباً نصف صدی پہلے تعمیر کی گئی، جس کے کمروں کے پلستر اور بقیہ ضروری تعمیر کی اجازت دی گئی۔

اسلام آباد دفتر ختم نبوت شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ کے حکم پر ۱۹۷۴ء کی تحریک کے بعد دفتری ضروریات کے لئے ایک مکان سیکٹر G-6/2/1 میں خریدا گیا۔ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد دامت برکاتہم کی نگرانی اور مولانا محمد طیب کی کوشش سے ٹائلز لگائی گئی۔ اس کی بھی منظوری دی گئی۔

آزاد کشمیر میں خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کے حکم پر مولانا قاری محمد الیاس آف چناری کو امیر بنایا گیا تھا، ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ ان کی وفات کے بعد آزاد کشمیر کی باڈی تشکیل دینے کی منظوری دی گئی۔ مرکز سے کوئی صاحب مثلاً مولانا عزیز الرحمٰن ثانی وغیرہ نگرانی فرمالیں۔

مولانا ڈاکٹر سعید اسکندر نے تجویز پیش کی کہ جہاں انتخاب مکمل نہ ہو سکے تو وہاں وفاق طرز کا کوئی ناظم یا مسؤل مقرر کیا جائے۔

ایک قرارداد میں گستاخ رسول کی سزا کے خاتمہ یا اسے غیر موثر کرنے کی شدید مذمت کی گئی اور اس عہد کا اعلان کیا گیا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

پچند تلہ گنگ ضلع چکوال کا وہ قصبہ ہے، جہاں کسی زمانہ میں قادیانیت بہت زوروں پر تھی کسی چڑیا کو بھی پر مارنے کی اجازت نہ تھی۔ مقامی احباب نے تلہ گنگ کے رفقاء کو اعتماد میں لے کر سالانہ ختم نبوت کانفرنس شروع کی۔ اجتماع اتنا بڑھنے لگا کہ اہلِ اسلام کی مسجد اور عیدگاہ ناکافی ٹھہری۔ حضرت مولانا عبید الرحمٰن اور جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ اور ان کے رفقاء کی مساعی جمیلہ رنگ لائیں تو ۲۷ لاکھ روپے خرچ کر کے مجلس ملتان کے نام ۱۲ کنال زمین خریدی تاکہ اپنا مرکز بنایا جائے۔ مولانا قاری عبید الرحمٰن مدظلہ جو تلہ گنگ کے امیر اور پوٹھوہاروی زبان کے مایہ ناز خطیب ہیں، انہوں نے اراکین شوریٰ کے سامنے صورت احوال رکھی، شوریٰ نے اس پر خوشی کا اظہار کر کے اجازت مرحمت فرمائی۔

ایک قرارداد میں فرانس میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے بنانے کی مذمت کی گئی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ جرأت و ہمت سے کام لے کر فرانس سے سفارتی تعلقات منقطع کرے۔ نیز عوام سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ فرانس کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر کے غیرت ایمانی کا ثبوت دیں۔

☆☆............☆☆☆

محمد ابراہیم منیر چغتائی کی رحلت .... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بہاولپور غلہ منڈی کے جنوب مشرقی کونہ میں مسجد واقع ہے، جس کے بانی حاجی محمد اشرف چغتائیؒ تھے، اور یہ مسجد انہیں کے نام پر موسوم ہے۔ ان کے فرزند ارجمند تھے حاجی عبدالرشیدؒ جن کے ایک فرزند علامہ ریاض چغتائی تھے، جن کا چند سال پہلے انتقال ہوا۔ علامہ ریاض چغتائی کے برادر اکبر محمد ابراہیم منیر تھے، جو حاجی اشرف والی مسجد کے کئی سال متولی اور اس سے ملحقہ مدرسہ کے مہتمم رہے، جو مسجد و مدرسہ کی تعمیر و توسیع کی نگرانی فرماتے رہے۔ اسی سال عمر ہونے کے باوجود ان کی کوشش ہوتی تھی کہ جمعہ کے روز جمعہ کی اذان دیں۔

علامہ ریاض چغتائی ایک عرصہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور میں ناظم بھی رہے اور جمعیت علماء اسلام بہاولپور کے بھی ذمہ دار رہے۔ محمد ابراہیم منیر بھی جماعتی امور میں دلچسپی لیتے تھے۔ راقم سال میں کئی مرتبہ بہاولپور میں جاتا ہے، جب بھی جانا ہوا خوب مسکرا مسکرا کر راقم سے مصافحہ و معانقہ کیا اور کافی دیر تک جماعتی امور پر گفتگو فرماتے، بعض معاملات میں مفید مشوروں سے سرفراز فرماتے۔

۳۱/اکتوبر ۲۰۲۰ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام فرانسیسی گستاخانہ خاکوں کے خلاف ختم نبوت چوک (فوارہ چوک) پر مظاہرہ تھا۔ برادر مکرم مولانا محمد اسحاق ساقی حفظہ اللہ کے حکم پر شرکت کا موقع ملا۔ معلوم ہوا کہ جناب ابراہیم منیرؒ انتقال فرما گئے۔ عشاء کی نماز کے بعد حاجی اشرف والی مسجد سے ملحقہ جنازہ گاہ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ راقم اگرچہ ملتان واپسی کا ارادہ کر چکا تھا، لیکن مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کو اہمیت دیتے ہوئے جنازہ میں شرکت کی اور مرحوم کے بھائی محمد ایاز اور دوسرے رشتہ داروں سے تعزیت کا اظہار کیا۔

سوشل میڈیا میں وائرل ہونے والی

قادیانی ویڈیوز کا پوسٹ مارٹم!

مولانا محمد انصار اللہ قاسمی

ادھر گزشتہ چند دنوں سے سوشل میڈیا پر خود کو ''احمدیہ مسلم جماعت'' کہنے والے قادیانی فرقہ کی دو تین ویڈیوز بہت زیادہ گشت کر رہی ہیں، ان میں ایک ویڈیو جرمنی میں منعقدہ جلسہ سالانہ قادیان کی ہے، دوسری ویڈیو کینڈا کے وزیر اعظم سے قادیانی فرقہ کے سربراہ مرزا مسرور کی ملاقات کی ہے، ان ویڈیوز کے تعلق سے ناواقف مسلمانوں کے ذہنوں میں کچھ سوالات پیدا ہوئے، ان سوالات کی وضاحت اور ان کے جوابات پیش خدمت ہیں:

کیا قادیانی حقیقت میں نبی کریم کو خاتم النبیین مانتے ہیں؟

مورخہ ۵ تا ۷ جولائی ۲۰۱۹ء کو جرمنی میں قادیانی فرقہ کا تین روزہ سالانہ جلسہ منعقد ہوا، اس جلسہ سے متعلق ویڈیو میں قادیانی فرقہ میں شامل ہونے والوں کی بیعت کا منظر دکھایا گیا، بیعت کے موقع پر قادیانیوں نے کلمہ شہادت کا اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ یہ الفاظ بھی دہرائے گئے:

''میرا پختہ ایمان ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔''

یہاں سوال پیدا ہوا کہ جب قادیانی نہ صرف یہ کہ کلمۂ شہادت پڑھتے ہیں بلکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا اقرار کرتے ہیں تو...... پھر وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کیوں ہیں؟

اس سلسلہ میں دو تین باتیں ہمارے لئے قابل توجہ ہیں:

ا:... ایک یہ کہ عام مسلمان جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی ''خاتم النبیین'' کے لقب کے ساتھ لیتے ہیں تو اس وقت ذہن و دماغ میں صرف یہی بات ہوتی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ''آخری نبی ہیں'' دنیا میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے آخر میں آپ کو بھیجا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ''آخری نبی'' ہونے کی یہ جو بات ''خاتم النبیین'' کہتے وقت ہمارے ذہن و دماغ میں رچی بسی ہے، یہ صرف اس لئے نہیں ہے کہ ہمارے باپ دادا بھی اسی کو مانتے تھے بلکہ اس بات کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بہت ہی صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''انا آخر الآنبیاء وانتم اخر الامم''

میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

(سنن ابن ماجہ حدیث)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

''لانبی بعدی ولا امت بعدکم'' میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہوگی۔ (المعجم الکبیر)

اس کے علاوہ قرآن مجید میں سورہ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام ''خاتم النبیین'' کے لقب کے ساتھ آیا ہے، اس لئے ہمیں دیکھنا ہوگا کہ وہاں مفسرین نے اس کا کیا مطلب بیان کیا ہے:

مشہور مفسر علامہ آلوسیؒ ''خاتم النبیین'' کی تشریح بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''خاتم کے معنی مہر لگانے کے ہیں، خاتم النبیین'' کا مطلب وہی نبی جن کے ذریعہ انبیاء کرام کی آمد کے سلسلہ پر مہر لگا دی گئی۔ خلاصہ یہ کہ وہ ''آخری نبی'' ہیں، **والخاتم اسم آل لما یختم به کالطابع لما یطبع به فمعنی خاتم النبیین الذی ختم النبیون به وماله آخر النبیین....**

ایک اور جگہ لکھا ہے: ''**الذین ختم النبیین والمرادبه آخرهم**''... ایضاً یعنی خاتم النبیین سے مراد انبیاء کرام میں سب سے آخر میں تشریف لانے والے۔ (روح المعانی)

بہر حال یہ ہے خاتم النبیین کی وضاحت اور اس کا معنی و مفہوم جس کو قرآن مجید کی تفسیر اور حدیث کی روشنی میں واضح کیا گیا، پس خاتم النبیین کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ تمام انبیاء کرام

کے بعد سب سے آخر میں تشریف لائے، اب قیامت تک صرف اور صرف آپ ہی کی نبوت کا سکہ چلے گا، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، آپ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے، دجال ہے، خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہوگا۔

۲:... اب رہا یہ سوال کہ قادیانی ''خاتم النبیین'' کا اقرار کرنے کے باوجود کیوں مسلمان نہیں؟ کیا ان کے نزدیک خاتم النبیین کا مطلب الگ ہے؟

اس سلسلہ میں پہلے ہم کو یہ سمجھنا ہوگا کہ کسی بات کا کہنا اور ہے اور اس بات کے معنی و مفہوم کو ماننا ایک الگ چیز ہے، بعض مرتبہ آدمی کہتا تو ہے لیکن مانتا نہیں، بات صرف خاتم النبیین کے الفاظ کہنے کی نہیں ہے، اصل مسئلہ خاتم النبیین کے مطلب کو ماننے کا ہے۔

صرف ''خاتم النبیین'' ہی کے الفاظ کیوں؟ قادیانی کلمہ بھی پڑھتے ہیں، وہاں ہم یہ سوال نہیں کرتے کہ ہم کلمہ پڑھیں تو مسلمان، وہ کلمہ پڑھیں تو مسلمان کیوں نہیں؟ مسلمان کلمہ پڑھتے ہیں تو اس میں ''محمد رسول اللہ'' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو مراد لیتے ہیں جب کہ قادیانی اپنے کفریہ عقیدہ ''بعثت ثانیہ'' کی بنا پر ''محمد رسول اللہ'' سے نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مراد لیتے ہیں، قادیانی فرقہ کے خود ساختہ دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے بہت صاف لفظوں میں اس کو یوں بیان کیا ہے:

''محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آ جاتے ہیں، ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے...... ہاں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعود کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی۔ غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے، صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی اور بس۔'' (کلمۃ الفصل، ص:۱۵۸)

مذکورہ بالا اقتباس کی رو سے اگر ہم خود کو احمدی مسلمان کہنے والے قادیانیوں کی صحیح پوزیشن سمجھنا چاہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافقین کی مثال ہمارے سامنے ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا:

ترجمہ: ''منافقین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بھی معلوم ہے کہ بے شک آپ اس کے رسول ہیں، لیکن منافقین چوں کہ اپنی گواہی میں سچے اور مخلص نہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ منافقین پکے جھوٹے ہیں۔''

ٹھیک یہی معاملہ قادیانیوں کا ہے، ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نئے نبی کا اضافہ کرتے ہوئے کلمہ کے معنی و مطلب کو بدل دیا ہے، اس لئے نبوت محمدی کی گواہی کا کلمہ پڑھنے کے باوجود یہ لوگ منافقین کی طرح جھوٹے ہیں، ان کے کلمہ پڑھنے کا کوئی اعتبار نہیں...... بہر حال یہاں یہ بات واضح ہوگئی جیسے قایانی کلمہ پڑھنے کے باوجود (اس کا معنی و مفہوم بدلنے کی وجہ سے) مسلمان نہیں اسی طرح ''خاتم النبیین'' کہنے کے باوجود یہ لوگ مسلمان نہیں، اس لئے کہ قادیانیوں کے نزدیک کلمہ طیبہ کی طرح ''خاتم النبیین'' کا مطلب بھی الگ ہے۔

۳:... خود کو احمدی مسلمان کہنے والے قادیانی ''خاتم النبیین'' کا مطلب ہماری طرح ''آخری نبی'' نہیں مانتے، اسی لئے وائرل ہونے والی قادیانی ویڈیو میں یہ چیز خاص طور پر نوٹ کی گئی کہ انگلش میں بیعت کے الفاظ کا ترجمہ کرتے وقت ''خاتم النبیین'' کا ترجمہ ہی نہیں کیا گیا اور نہ ''لاسٹ مسینجر'' کہا گیا، ''خود کو احمدیہ مسلم جماعت'' کہنے والا قادیانی فرقہ کے نزدیک ''خاتم النبیین'' کا مطلب ''افضل نبی'' ہے اور ان کے نزدیک اس کا دوسرا مطلب ''گزشتہ نبیوں کی تصدیق کرنے والے'' ہیں، اس سلسلہ میں خود قادیانی کے معتبر و مستند لٹریچر سے دو حوالے پیش خدمت ہیں، ایک حوالہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کا ہے، اس کو قادیانی اپنے فرقہ کا دوسرا خلیفہ مانتے ہیں، اس نے ''تفسیر صغیر'' کے نام سے قرآن مجید کی ایک گمراہ تفسیر لکھی ہے، اس تفسیر میں آیت خاتم النبیین کے تحت لکھا ہے:

''ختم نبوت کے یہ معنی ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب نبیوں سے افضل ہے۔''

(ص:۱۵۵، آٹھواں ایڈیشن، مطبوعہ ۱۹۷۲ء)

دوسرا حوالہ مرزا طاہر احمد کا ہے جس کو قادیانی چوتھا خلیفہ مانتے ہیں، اس نے بھی قرآن مجید میں مجرمانہ تحریف کرتے ہوئے اردو ترجمہ لکھا ہے، اس میں سورتوں کے تعارف کے ضمن میں آیت خاتم النبیین کے بارے میں کہتا ہے:

''خاتم کا ایک معنی ''مصدق'' کا بھی ہے اور تمام شرائع میں صرف ایک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہے جس میں گزشتہ تمام نبیوں کی اور ہر زمانہ کے نبیوں کی تصدیق فرمائی گئی ہے....'' (ص:۲۷، مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

پھر یہ کہ اگر قادیانی واقعتاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے والے ہوتے جیسا کہ بعض حضرات کو ''خاتم النبیین'' کے الفاظ ادا کرنے کی وجہ سے غلط فہمی ہوئی ہے، جس دن قادیانی سربراہان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مان لیں گے تو انہیں اپنے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کو جھٹلانا پڑے گا، لیکن وہ ایسا قیامت کی صبح تک نہیں کرسکیں گے (الّا یہ کہ کسی کو قبول حق کی توفیق ہوجائے تو وہ الگ بات ہے) کیوں کہ ختم نبوت اور جھوٹی نبوت دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔

قادیانی سربراہوں کے لئے اپنے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کو جھٹلانا اس لئے بھی آسان نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہایت ہی پُر زور الفاظ و انداز میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے، مثلاً ایک جگہ اس شخص نے صاف لکھا ہے:

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (روحانی خزائن ۱۸/۱۳۲)

مرزا بشیر الدین محمود نے بہت ہی صراحت کے ساتھ گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت اور خود آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت سے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا تقابل کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے، مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے، پر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص:۱۱۰)

غرض یہ کہ یہ وہ حقیقت اور سچائی ہے جس کی وجہ سے قادیانی، قادیانی رہتے ہوئے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ''آخری نبی'' ہونے کا اقرار نہیں کرسکتے، ان کے لئے اس سے زیادہ بدنصیبی اور بدبختی کی بات کیا ہوگی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو ترجیح دے رہے ہیں۔ نصیب اپنا اپنا، پسند اپنی اپنی **ولبئس ماشروبہ آنفسھم لوا کانوا یعلمون۔**

☆☆......☆☆

مولانا پروفیسر عبداللطیفؒ جوہرآباد

موصوف جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل تھے۔ جامعہ کے شیخین حضرت مولانا رسول خانؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا محمد مالک کاندھلویؒ، حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ جیسے شیوخ حدیث سے حدیث رسول کے فیوض و برکات حاصل کیں۔

اصلاحی تعلق: پہلی بیعت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے تھی۔ حضرت لاہوریؒ کی وفات کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ حضرت الشیخ کی وفات کے بعد شیخ المشائخ، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ سے اصلاحی تعلق قائم کیا۔ جامعہ سے فراغت کے بعد دس سال تک جامع مسجد حضرت لاہوریؒ اچھرہ لاہور (اس وقت جس کے امام وخطیب قاری علیم الدین شاکر ہیں) کے امام وخطیب مقرر ہوگئے۔ دو سال امام پاکستان حضرت مولانا سیّد احمد شاہؒ کے ہاں چوکیرہ سرگودھا میں بھی استاذ رہے۔ ابتدائی تعلیم حضرت مولانا محمد شفیع سرگودھا، مولانا عبدالسمی، مولانا خدا بخش سے سرگودھا میں حاصل کی۔ بعدازاں جامعہ اشرفیہ سے دورۂ حدیث شریف کیا جیسا کہ ابتدا میں گزرا۔ ہمارے حضرت لاہوریؒ کے خلیفہ حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ کے ہاں اٹک کی جامع مسجد میں بھی امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اٹک کالج میں لیکچرار رہے، بعدازاں مختلف کالجوں میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے تمام اساتذہ کرام جن کا اوپر تذکرہ ہوا، صاحبِ نسبت بزرگ تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر مرکزیہ کے مرید ہونے کے ناتے مجلس اور اس کے عظیم کاز اور مشن سے محبت فرماتے۔ ۴/ اکتوبر ۲۰۲۰ء کو وفات ہوئی۔ ۵/ اکتوبر کو ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ کی امامت کے فرائض جوہرآباد کے معروف عالم دین مولانا اظہار الحسن مدظلہ نے سرانجام دیئے۔ انہیں دو مفتی صاحبان نے غسل دیا، جوہرآباد کے قبرستان میں محو استراحت ہیں۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

سیرت خاتم النبیین آگاہی پروگرام

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) آل پرائیوٹ اسکول ایسوسی ایشن کی طرف سے چار روزہ سیرت خاتم النبیین آگاہی پروگرام کا انعقاد پی اے ایف میوزیم میں رکھا گیا جس میں تین سو اسکولز کے لگ بھگ دو ہزار سے زائد طلبا نے حصہ لیا ترتیب کے مطابق پہلے پرائمری بچے اور بچیاں پھر سکینڈری بچے اور بچیوں کا سیشن ہوا جبکہ پہلا سیشن قرأت کمپٹیشن اور دوسرا سیشن نعت کمپٹیشن تیسرا سیشن تقاریر سیرت خاتم النبیین کے عنوان پر آخری سیشن شعور ختم نبوت کے عنوان پر کیا گیا قرأت کمپٹیشن صبح نو بجے نعت کمپٹیشن گیارہ بجے نماز و کھانے کا وقفہ ڈیرھ بجے تقاریر کمپٹیشن دو بجے کوئز کمپٹیشن پانچ بجے کی ترتیب پر چلتا رہا جبکہ ہر سیشن میں رزلٹ تیار کر کے انعامات کی تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رہا واضح رہے کہ ان تمام سیشنز میں پہلے دن ججز کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع جنوبی و کیماڑی مولانا محمد کلیم اللہ نعمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شرقی کے مسؤل مولانا رضوان قاسمی جبکہ حلقہ لیاقت آباد ٹاؤن کے نگران و استاد حدیث جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد کے مولانا خالد محمود کراچوی نے ادا کئے معصوم بچوں نے خوب دلچسپی اور محنت کیساتھ پروگرام سیرت خاتم النبیین میں احسن انداز سے حصہ لینے کے بعد شعور ختم نبوت پر نہایت جاذب اور پر کشش پرفارمینس پیش کی، جس پر عوام الناس نے اور انتظامیہ نے بچوں کی خوب حوصلہ افزائی کی۔ پروگرام میں چار دن ججز کے فرائض سر انجام دینے والے ملک کے مشہور و معروف نعت خواں مولانا حافظ حبیب اللہ نعمان ارمانی، حافظ فصیح آصف، سیّد یاسر سہروردی معروف ملی نغموں کے گلوکار مولانا جنید کو آل پرائیوٹ اسکول ایسوسی ایشن کے چیئرمین علیم قریشی جنرل سیکرٹری محترم حنیف جدون، مرکزی رکن عبدالستار آفریدی کی طرف سے شیلڈ پیش کی گئی تقریری مسابقہ کے جج مفتی محمد کامران کیانی، مولانا مسعود احمد لغاری، مولانا عمر خطاب، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مسؤل ضلع غربی مولانا شعیب کمال کو بھی انتظامیہ کی طرف سے شیلڈ پیش کی گئی، جبکہ قرأت سیشن کے جج مرکزی مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن، مولانا محبوب اللہ، مولانا حکیم صلاح الدین، قاری عبدالوحید لغاری، قاری انوار حمیدی سمیت دیگر کا پروگرام انتظامیہ نے شکریہ ادا کیا۔ ان چار دنوں میں مہمانان خصوصی کی حیثیت سے مختلف سماجی افراد اور وزراء کی آمد جاری رہی جبکہ آخری دن مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفی اور ناظم امور متفرقہ سیّد انوار الحسن کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے انہیں پنڈال میں خوش آمدید کیا گیا۔ بعد ازاں مذہبی اسکالر استاد جامعۃ الرشید مفتی طارق مسعود، جماعت اسلامی کے مرکزی راہنما محترم اسد اللہ بھٹو سمیت دیگر مہمانوں کو علیم قریشی حنیف جدون، عبدالستار آفریدی عظمت سومرو شاہد خمیسا کی طرف سے شیلڈز اور مختلف ایوارڈز دیئے گئے۔

مرکزی مجلس منتظمہ کا اجلاس

ملتان .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس منتظمہ (عاملہ) کا اجلاس ۱۰ر نومبر ۲۰۲۰ء مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا حافظ محمد انس، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی شریک ہوئے۔ اجلاس میں ملک بھر کے جماعتی مبلغین کی کارکردگیوں کا جائزہ لیا گیا۔ مجموعی طور پر تمام رفقاء کی کارکردگی قابل اطمینان رہی۔ اگر کہیں جھول محسوس ہوا تو مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی جو متعلقہ رفقاء کی تربیت کرے گی۔ نیز یہی کمیٹی نئے آنے والے مبلغین کا تعلیمی، تقریری جائزہ لے کر تقرری کرے گی اور آئندہ رکھے جانے والے مبلغین کے لئے میرٹ بھی مقرر کرے گی۔ مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اپنے اپنے علاقوں میں کارکردگی بہتر بنائیں۔ نیز تمام مبلغین اپنی تبلیغی رپورٹ دفتر کو بھجوائیں۔ رپورٹ خوش خط ہو، جھنگ کے مبلغ مولانا غلام حسین مدظلہ کو چند ماہ پہلے فالج کا اٹیک ہوا۔ چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ کے بڑھاپے اور کمزوری کے باوجود ان کے مشاہرات برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ قادیانیت زدہ علاقوں کو ٹارگٹ بنا کر ان علاقوں کے زیادہ سے زیادہ دورے کریں اور قادیانیوں کو دعوت اسلام دیں۔ نیز منتظمہ نے مبلغین کو ہدایت کی کہ وہ ان علاقوں میں شارٹ کورسز کے ذریعہ قادیانیوں کی کتب میں سے حوالہ جات پروجیکٹر کے ذریعہ دکھائیں اور اپنے بیانات میں حکمت و موعظت کا طریقہ اپنائیں۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم علالت و کمزوری کے باوجود تقریباً دو گھنٹہ اجلاس میں تشریف فرما رہے۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

تحریک ختم نبوت پر ایک تاریخی دستاویز

نابغہ وعبقری شخصیت کے مالک حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک جری، دلیر اور تہور پیشہ سپہ سالار کی حیثیت حاصل ہے۔ تقریر وتحریر ہو یا مباحثہ و مناظرہ، دونوں میں انہیں لاثانی خداداد ملکہ حاصل ہے۔ مطالعہ وتحقیق اور تصنیف وتالیف ان کے محبوب ومرغوب مشاغل ہیں۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی نئی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' نہایت مبسوط، مدلل، مربوط، جامع اور تحقیقی کتاب ہے۔ **۱۹۳۴ء کی ختم نبوت کانفرنس قادیان سے دسمبر ۲۰۱۹ء تک** تحریک ختم نبوت جن مراحل سے گزرتی رہی، اس کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ کو جمع کر دیا گیا ہے۔ دس ضخیم جلدوں کے ساڑھے چھ ہزار صفحات پر مشتمل قریباً ایک صدی کی عشق ومحبت کی داستان لازوال جو ایمان پرور، جہاد آفرین بھی ہے اور حقائق افروز بھی۔ اس کی ترتیب وتہذیب اور تالیف تدوین بڑی عرق ریزی، دقت نظر اور حسن عقیدت سے کی گئی ہے۔ انداز نگارش ایسا سحر انگیز ہے کہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے جیسے مولانا خود ان تمام حالات وواقعات کے عینی شاہد ہیں۔

یہ کتاب کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لئے ایک دستور العمل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں ایمان پرور واقعات، اکابرین کے ولولہ انگیز خطابات، پس پردہ حقائق، ہوشربا انکشافات، حکمرانوں کی قادیانیت نوازی اور مختلف اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا بھرپور تذکرہ ہے، جس کے مطالعہ سے دلوں میں عقیدت ومحبت کی ایک برقی رو دوڑ جاتی ہے۔ دینی غیرت و حمیت کی ایسی پُرسوز وگداز کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ خون جوش مارتا اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ ایسی کیفیات اور احساسات کو جاننے اور سمجھنے کے لئے اس تاریخی کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لئے انمول سوغات اور سدابہار گلدستہ ثابت ہوگی۔ مزید برآں اس اہم موضوع پر ریسرچ کرنے والے اسکالرز اور طالب علموں کے لئے بھی چراغ راہ کا کام کرے گی۔

مکمل سیٹ کی رعایتی قیمت صرف 2500 روپے

facebook amtkn313
WWW.AMTKN.COM
ameer@khatm-e-nubuwwat.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

REGD. SS. 160

تحریکِ ختمِ نبوّت

1934ء تا 2019ء

مکمل سیٹ دس جلدیں

ترتیب وتحقیق

شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مکمل سیٹ کی رعائتی قیمت صرف -/2500 روپے ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان۔

061-4783486
0303-7396203

نوٹ: ملک بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے یہ سیٹ مل سکتا ہے